Vol. I
No. 28



Friday
2nd April, 1954

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY
DEBATES
Official Report

PART II—PROCEEDINGS OTHER THAN QUESTIONS AND ANSWERS

CONTENTS

Note :—*At the beginning of the Speech denotes confirmation not received.

GOVERNMENT PRESS
HYDERABAD-DN.
1954

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Friday, the 2nd April, 1954

The House met at Half past Two of the Clock

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR]

Questions & Answers

(*See Part I*)

Business of the House

شری پنڈم واسدیو (گجویل) - آدہ گھنٹہ تک ڈسکشن کے بارے میں میں نے ایک درخواست دی تھی ......

مسٹر اسپیکر - رولس کے تحت اسپر دو ممبروں کی دستخط ہونی ضروری ہے - آپکی درخواست پر دو ممبروں کی دستخط نہیں ہے۔ اسلئے اوسکو اڈمٹ (Admit) نہیں کیا گیا ہے -

شری پنڈم واسودیو۔ یہ ایک چھوٹی سی غلطی ہے۔ اسکو نظرانداز کرنا چاھئے۔

مسٹر اسپیکر۔ غلطی چھوٹی ہو یا بڑی - قانون اور رولس کے لحاظ سے عمل کرنا پڑتا ہے -

شری پنڈم واسودیو۔ کل فینانس منسٹر صاحب سے ایک غلطی ہونے کے باوجود اسکو قبول کرلیا گیا - (Not answered)

Motion for Adjournment re: attack on workers of Azam Jahi Mills, Warangal.

Mr. Speaker : Hon. Member Shri S. Ramnadham may read the notice of his adjournment motion :

Shri S. Ramnadham (Hanamkonda) : I don't have a copy of it, Sir.

مسٹر اسپیکر - کل خاص طور پر کہا گیا تھا کہ اڈجورنمنٹ موشن (Adjournment motion) آج لیا جائیگا اس کے باوجود آپ آج بھی کاپی نہیں لائے ہیں - اسکے معنے یہ ہوئے کہ آپ خود اسکی ارجنسی (Urgency) محسوس نہیں کرتے ہیں۔ کل ڈپٹی منسٹر صاحب کو اسکی کاپی ملی تھی یا نہیں ؟

डिपुटी मिनिस्टर फॉर होम, लॉ अँड रीहॅबिलिटेशन (श्री. श्रीनिवासराव अेखेलीकर) :– हां, मुझे कापी मिली थी। लेकिन मै कहना चाहता हूं कि दफा १०१ के तहत यह काम–रोको प्रस्ताव (अेडजर्नमेंट मोशन) दाखिल नहीं किया जा सकता। क्योंकि अिसके बारे में जो वाकयात मुझे मालूम हुअे हैं अुनके लिहाज से अिस वक्त यह मुकद्दमा अदालत के ज्युरिसडिक्शन में आया है और दोनों पार्टियोंके छः छः आदमी गिरफ्तार हुअे हैं। पर्चा चाक हुआ है और मुकद्दमा अदालत में सबजूडिस (Sub-judice) है। दफा १०९ (७) में कहा गया है कि

"The motion shall not deal with any matter which is under adjudication by a Court of Law having jurisdiction in any part of India;"

अिस वक्त पर्चा चाक होकर मामला अदालत के जेरे तहकीकात हो गया है। चूकि मामला अदालत के जेरे तहकीकात है अिस लिये अिसके बारे में अिजाजत नहीं दी जा सकती। अिस लिये डिसकशन नहीं होना चाहिये।

شری کے۔ وینکٹ رام راؤ (چناکونڈور) - میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ کیا عدالت میں چالان پیش ہوچکا ہے ؟

श्री. श्रीनिवासराव अेखेलीकर: चालान पेश नहीं हुआ तो भी पर्चा चाक होने के बाद जब अदालत में पहुंचता है तो अुस वक्त से वह अदालत के जरे तहकीकात हो जाता है। अिस लिहाज से वह सबजूडिस हो गया है।

شری کے - وینکٹ‌رام‌راؤ۔ کیا آپ اتنا بتا سکتے ہیں کہ آیا یہ مقدمہ چالان کیا جائیگا ؟

श्री. श्रीनिवासराव अेखेलीकर: अगर तफतीश में अिल्जाम साबित हुआ तो जरूर चालान किया जायगा।

شری کے۔ایل - نرسمہا راؤ (یلندو۔ عام) - جب آپ کو اڈجورنمنٹ موشن کا نوٹس کل ملا تھا تو اسمبلی میں کل نہ آکر آج یہ عذر کرنا مناسب نہیں ہے کہ یہ مسئلہ عدالت کی جورسڈکشن میں آگیا ہے ۔

श्री. श्रीनिवासराव अेखेलीकर: कल असेंब्ली बरखास्त होने के बाद शाम में मुझे नोटीस मिली है।

مسٹر اسپیکر۔ شام میں نوٹس ملی ہے ۔ نوٹس با ضابطہ نہیں ہے کیونکہ رولس کے لحاظ سے اجلاس شروع ہونے کے دو گھنٹے پہلے نوٹس ملنی چاہئے ۔

شری ایس - رام‌نادھم - میری اطلاع کے مطابق اس سے پہلے ملی ہے -

مسٹر اسپیکر- لیکن کل تو آپ کے پاس رسید موجود نہیں تھی ؟

شری ایس ۔ رام نادھم ۔ میں نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ کل ھی انکو نوٹس ملی ھے ۔

شری سی ایچ ۔ وینکٹ رام راؤ (کریم نگر) ۔ ھمیں جو اطلاع ھے اوس سے تو یہ معلوم ھوتا ھے کہ کل گیارہ بجے انکو نوٹس ملی ھے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ عدالت میں کوئی کارروائی ھورھی ھے یا نہیں ؟

شری ایس رام نادھم ۔ مجھے جہاں تک اطلاع ھے کوئی کارروائی عدالت میں نہیں ھورھی ھے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ میں یہ مناسب سمجھتا ھوں کہ آپ بھی ٹھیک طور پر اطمینان کرلیں کہ کوئی کارروائی عدالت میں ھورھی ھے یا نہیں ۔

شری کے ۔ ایل ۔ نرسمہا راؤ ۔ مقدمہ عدالت میں پیش کیا گیا ھے ......

مسٹر اسپیکر ۔ جب عدالت میں پیش کیا گیا ھے تو وھاں اسکا تصفیہ ھوجائیگا ۔

Consideration of the Report of the Select Committee on L.A. Bill No XXXI of 1952, the Hyderabad Habitual Offenders Restriction and Settlement Bill, 1952

Clause 4

شری سی ایچ ۔ وینکٹ رام راؤ ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ کل میں اپنے امنڈمنٹ پربحث کرتے ھوئے یہ کہہ رہا تھا کہ حکومت کے اڈ منسٹریشن کی افیشنسی کیسی ھے اوس سے ھم خوب واقف ھیں ۔ ھم یہ چاھتے ھیں کہ جو قانون بنایا جاتا ھے اسکو اڈمنسٹریشن صحیح طورپر استعمال میں لائے ۔ لیکن ھم دیکھتے ھیں کہ اسکی کوشش کیجاتی ھے کہ اسکو بگاڑ دیا جائے ۔ جیسا کہ دفعہ ۱۱۰ کے ضمن میں ذکر کیا گیا ھے ۔ مثال کے طورپر میں کہونگا کہ تقریباً ایک ھفتہ قبل اس طرف کے دو آنریبل ممبرس پر حبس بیجا ۔ مداخلت بیجابۂ خانہ وغیرہ کے مقد مات قائم کئے گئے ھیں ۔ اس مسئلہ کو ایک ھفتہ قبل ایوان میں لایا گیا تھا ۔ ایک اور مثال دونگا کہ آپسی خاندانوں کی نزاع ۔ ساس بہو کے نزاعی مسئلہ سے فائدہ اٹھا کر اسکا بھی ایک کیس تیار کردیا گیا ۔ اور ایک ایم ۔ ایل ۔ اے کو دفعات (۳۸۰ - ۳۴۷ - ۱۰۹ - ۲۰۷) کے تحت گانٹھ لیا گیا ۔ نتیجہ یہ ھوا کہ دوسرے دن عدالت میں جا کر ضمانت پر چھوٹنا پڑا ۔ بھلا غور کیجئے کہ ساس بہو کے آپسی معاملہ میں ایس ۔ آئی کو جانے کی کیا ضرورت تھی ؟ میں یہ باتیں اسلئے کہہ رہا ھوں کہ معمولی معمولی باتوں میں قانون کو کس طرح الجھانے کی کوشش کیجاتی ھے وہ ظاھر کروں ۔ اسلئے ھم چاھتے ھیں کہ پورے کلاز کو اومٹ (Omit) کیا جائے ۔ "اینز نیرلی ایز مے بی" (As nearly as may be)

کے الفاظ لائے گئے ہیں۔ آپ صاف صاف الفاظ رکھیں تو اچھا ہے۔یا ۱۱۲-۱۱۳-۱۱۷ کے اندر ہی کارروائی کیجائے تو بھی بہتر ہوگا۔

میری امنڈمنٹ کوئی غیر معمولی نہیں ہے ۔ میں منسٹر صاحب سے استدعا کرونگا کہ وہ میری اس معمولی امنڈمنٹ کو مان لیں۔ بنیادی تبدیلی اس سے کچھ ہونے والی نہیں ہے۔

منسٹر فار ہوم ، لا اینڈ ری ہیابیلیٹیشن (شری د گمبرراؤ بندو) ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ آنریبل موور آف دی امنڈ منٹ نے دو طرح پر بحث کی ہے ۔ ایک تو عام بحث کی ہے جو کسی حد تک اس امنڈمنٹ سے ہٹ کر ہے ۔

[MR. DEPUTY SPEAKER IN THE CHAIR]

پولیس کی بدعنوانیوں کی جو مثالیں ابھی پیش کی گئی ہیں ہم اون کے بارے میں فیصلہ نہیں کرسکتے کہ پولیس نے جوکارروائی کی ہے وہ کس حد تک مناسب تھی اور عدالت نے جو فیصلہ دیا وہ کس حد تک مناسب تھا اگر آنریبل ممبر کی دلیل مان لیجائے تو اوس کا نتیجہ جیسا کہ میں نے کل بھی کہا تھا یہ ہوگا کہ پورے کرمنل پروسیجر کوڈ کو ہی اڑا دینا پڑیگا ۔ چونکہ پولیس ان افیشنٹ (Inefficient) ہے اور عدالتیں ٹھیک طرح سے کام نہیں کررہی ہیں اس لئے پینل کوڈ کو ہی اڑا دیا جائے اور من مانے ہر شخص کو عمل کرنے کا موقع دیا جائے۔ اون کے اعمال پر کوئی کارروائی نہ کی جائے ۔ اس دلیل کی روشنی میں تعزیرات کو اڑا دینے کی ضرورت ہے ۔ مگر یہ کوئی لیجسلیشن کے بارے میں سوچنے کا طریقہ نہیں ہوسکتا ۔ اور نہ اس کو کنسیڈریشن (Consideration) میں لیا جاسکتا ہے ۔ دوسری بات یہ بھی کہی گئی کہ یہ جو الفاظ رکھے گئے ہیں

as nearly as may be, the procedure laid down in sections 112, 113, 114, 115 and 117 of the Code for an order requiring security for good behaviour.

اوس میں سے " ایز نیرلی ایز مے بی " (As nearly as may be) کے الفاظ نکال دئے جائیں۔ یہ الفاظ رکھنے کا مقصد یہ ہے کہ کرمنل پروسیجر کوڈ کی دفعہ (۱۱۰) کے تحت جوکارروائیاں ہوتی ہیں نہ صرف اون سے یہ دفعات متعلق کئے جائیں بلکہ دوسرے قانونی مقاصد کے لئے بھی ان دفعات کو استعمال کیاجائے۔ جہاں تک ممکن ہو اوسی مماثل طریقہ سے ان کو استعمال کیا جائے اور جہاں تک ممکن ہو وہی ضابطہ اختیار کیا جائے ۔ اس لئے "ایز نیرلی ایز مے بی" (As nearly as may be) کو اومٹ (Omit) کرنے کے متعلق جو امنڈمنٹ پیش کی گئی ہے وہ واجبیت پر مبنی نہیں ہے ۔ اس وجہ سے میں اوس امنڈمنٹ کو قبول کرنے سے قاصر ہوں۔

Shri Ch. Venkatrama Rao: I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Deputy Speaker: The question is:

"That clause 4 stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clause 4 was added to the Bill.

Clause 5

Mr. Deputy Speaker: The question is:

"That clause 5 stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clause 5 was added to the Bill.

Clause 6.

Mr. Deputy Speaker: The question is:

"That clause 6 stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clause 6 was added to the Bill.

Clause 7

Mr. Deputy Speaker: The question is:

"That clause 7 stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clause 7 was added to the Bill.

Clauses 8 *to* 21

Mr. Deputy Speaker : No amendments have been proposed to clauses 8 to 21. I put them together to vote.

The question is :

"That clauses 8 to 21 stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clauses 8 to 21 were added to the Bill.

Clause 22

Shri L.N. Reddy (Wardhannapet) : I beg to move :

"That line 2 of sub-clause (1) for the words ' subject to the condition of previous publication ' substitute the following words, namely—

' subject to be laid before the Legislative Assembly and to the condition of previous publication."

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved.

*شری ایل - ین - ریڈی - مسٹر اسپیکر سر - میری اسنڈ منٹ بالکل مختصر اور بہت معمولی ہے - اوس کا مطلب یہ ہے کہ اس ایکٹ کے جو بھی رولس فریم کئے جائیں گے وہ حکومت فریم تو کرسکے گی لیکن اوس کو اسمبلی میں لے ڈاؤن کرنا ضروری ہے - میری ترمیم کا اتنا ہی منشا ہے - ہم دیکھ رہے ہیں کہ ایک سب آرڈینیٹ لیجسلیشن کمیٹی قائم تو ہے لیکن پچھلے دو سال سے اس کمیٹی کو اپنے سامنے رولس طلب کرنے اور اونکو جانچ کرنے کا اختیار نہیں رہا - جب تک اسمبلی کے سامنے ایسے رولس لے ڈاؤن کرنے کی صراحت کسی قانون میں نہ ہوگی وہ قانون مکمل نہیں ہوسکتا اور نہ اسمبلی اوسکی جانچ کرسکتی ہے - ہمارے پاس اسی سلسلہ میں جو کمیٹی قائم ہے اوس کو اب تک بھی ایسے رولس جانچنے کا موقع نہیں ملا - اس لئے جو بھی رولس اس سلسلہ میں تیار ہوں گے وہ اسمبلی کے سامنے لے ڈاؤن کیا جانا ضروری ہے - اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ میری اس معمولی ترمیم کو آنریبل منسٹر قبول فرمائیں گے -

شری کے - وینکٹ رام راؤ - یہ ایک پرانا مسئلہ ہے - ہم اس سلسلہ میں مسلسل مطالبہ کرتے رہے ہیں - نہ صرف ہم بلکہ اوس جانب کے آنریبل ممبرس اور خود

لوکل سلف گورنمنٹ منسٹر نے بھی اس جانب توجہ مبذول کرائی ھے - یہ ایک ایسا مسئلہ ھےجس پر اس طرف اور اوس طرف کے آنریبل ممبرس کے مابین کوئی اختلاف نہیں ھے - ھم اسمبلی میں جو قانون بناتے ھیں تو اوس کے امپلیمینٹیشن کرنے کے متعلق بھی جو رولس بنتے ھیں اون کی بھی اسکروٹنی اسمبلی میں ھونا چاھئیے - اگرچیکہ اس سلسلہ میں ایک سب آرڈینیٹ لیجسلیشن کمیٹی قائم ھےلیکن وہ برائے نام ھے- مختلف قوانین کے سلسلہ میں جو رولس بنتے ھیں وہ اوس کمیٹی کے سامنے نہیں آتے - یہاں ایک عام رواج بہ ھوتا جارھا ھے کہ تین چار دفعات کا قانون یہاں پیش کردیا جاتا اور اوس کے متعلق جتنے تفصیلی رولس بنتے ھیں اون کو بنانے کا اختیار اگزیکیٹیو کو دے دیا جاتا ھے - اس کے خلاف ھم پروٹسٹ کریں گے - نہ صرف ھم بلکہ اوس جانب کےآنریبل ممبرس بھی پروٹسٹ کریں گے - یہ مسئلہ پورے ھاؤس سے تعلق رکھتا ھے - میں اس نقطہ نظر سے غور کرنے کے لئے آنریبل ھوم منسٹر سے اپیل کروں گا - قانون بنانے کے بعد اوس کے رولس کو سب آرڈینیٹ لیجسلیشن کمیٹی میں پیش کرنے کے متعلق آپ کیوں پس و پیش کررھے ھیں میری سمجھ میں نہیں آرھا ھے - قانون پاس کرنے والی چونکہ اسمبلی ھی ھے اس لئے اوس کے متعلق رولس کی اسکروٹنی بھی وھی اچھی طرح کرسکتی ھے - کسی شخص ثالث کی بجائے اگر خود وہ باڈی ھی اس کی اسکروٹنی کرے جو قانون بناتی ھے تو اوس میں خلاف ورزیاں ھونے کا امکان نہیں رھتا - ان چیزوں کے پیش نظر اس امنڈمنٹ کو مان لیا جائے تو مناسب ھے - اگرچیکہ موٹر وھیکلس ایکٹ ایک سنٹرل سبجکٹ ھے لیکن اوس کے متعلق بھی رولس بنانے کے سلسلہ میں یہ ھے کہ وہ رولس اسٹیٹ لیجسلیٹیو کے سامنے آنے ضروری ھیں - سنٹرل گورنمنٹ بھی جو قانون بناتی ھےاوس کے متعلق رولس پارلیمنٹ میں آنے ضروری ھیں - یہ نظیر کے طور پر میں بتا رھا ھوں - کچھ نئے طور پر آپ کو مجبور نہیں کیا جارھا ھے - کہیں بھی جب کوئی قانون بنایا جاتا ھےتو اوس کے رولس اسمبلی کے سامنے بھی پیش ھوتے ھیں - ایسی کئی اور بھی مثالیں ھیں اور اچھی مثالوں کی تقلید میں پس و پیش نہیں کرنا چاھئیے -

شری دگمبر راؤ بندو - جو اصول بنایا جا رھا ھے وہ بہت ٹھیک ھے - میں بھی اوس اصول کو مانتا ھوں - قانون جو بناتے ھیں اوس کے متعلق رولس پر غور کرنے کا موقع اسمبلی کو بھی رھنا چاھئیے - لیکن جو امنڈمنٹ دی گئی ھے اگر وہ ویسے ھی منظور کرلی جائے تو اس کا مطلب یہ ھوگا کہ اسمبلی جاری نہ رھےاور اگر رولس فریم (Frame) کرنے کی ضرورت ھو تو جب تک اسمبلی کا اجلاس دوبارہ نہ ھو اور اوس پر اسمبلی غور نہ کرے وہ رولس فریم نہ کئیے جائیں - کیونکہ اس امنڈمنٹ میں یہ الفاظ رکھے گئے ھیں کہ

Subject to be laid before the Legislative Assembly and to the condition of previous publication

اگر اس کی بجائے محض یہ رکھا جائے کہ

The rules may be laid before the Legislative Assembly.

تو کوئی هرج نہ هوگا - جب رولس فریم هوجائیں گے تو اسمبلی کے سامنے رکھے جائیں گے اگر آنریبل ممبر اس کو مانتے هیں تو پھر هاؤس بھی اس امنڈمنٹ پر غور کرسکتا هے -

شری ایل - این - ریڈی - میری ترمیم کا منشا، وهی هے جو آنریبل منسٹر نے فرمایا سبجکٹ ٹو پریویس پبلیکیشن (Subject to previous publication) کی ورڈنگ چونکہ بل میں هے اس لئے میں نے بھی وہ الفاظ رکھے تھے - جو آپ نے فرمایا هے میں اوس کو مانتا هوں اگر ورڈنگ پراپرلی ڈرافٹ هوجائے تو مجھے کوئی عذر نہیں هے -

شری دگمبر راؤ بندو - میں سمجھتا هوں کہ یہ الفاظ اوس میں اضافہ کئے جائیں -

The rules may be laid before the Legislative Assembly.

اضافہ کرنے کے بعد عبارت یہ هوگی -

The Government may by notification in the Jarida and subject to the condition of previous publication, make rules for the purpose of carrying into effect the provisions of this Act. The rules may be laid before the Legislative Assembly.

شری کے - وینکٹ رام راؤ - اس میں لفظ "مے" (May) رهنے سے اعتراض باقی رهےگا اس لئے "شیل" (Shall) کا لفظ رکھا جائے -

شری دگمبر راؤ بندو - رولس فریم هونے کے بعد جب پہلی مرتبہ اسمبلی کا اجلاس هوگا تو اوس کے سامنے وہ رولس رکھے جائیں گے -

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - کیا پریویس پبلیکیشن (Previous publication) کے الفاظ کی آپ ضرورت سمجھتے هیں ؟

شری دگمبر راؤ بندو - رولس بنانے کے بعد جب پہلی مرتبہ اسمبلی میٹ (Meet) هوگی تو وہ رولس اوس کے سامنے رکھے جائیں گے - اوس میں کوئی ایسی کنڈیشن (Condition) نہ هونی چاهئے کہ اسمبلی میٹ هونے کے بعد اور اوس کے غور کے بعد هی وہ نافذ هوں گے - البتہ پریویس پبلیکیشن (Previous publication) کی شرط رکھی جاسکتی هے - پبلیکیشن کے بعد جب اسمبلی میٹ هوگی تو وہ رولس اوس کے سامنے رکھے جائیں گے -

Mr. Deputy Speaker: Will the hon. Minister for Home read out the clause as amended?

Shri D. G. Bindu: Cl. 22 as amended reads as follows:

"The Govt. may, by notification in the Official Gazette, make rules for the purpose of carrying into effect the provisions of this Act, which will be laid before the Legislative Assembly."

Shri K. Venkatram Rao: Sir, I suggest a verbal amendment to the effect that the word "will" occuring in sub-clause (1) of clause 22 be substituted by the word "shall".

Shri D. G. Bindu: I accept the verbal amendment.

Mr. Deputy Speaker: The question is:

"That clause 22, as amended, stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clause 22, as amended, was added to the Bill.

Cls. 23 to 28.

Mr. Deputy Speaker: As there are no amendments to clauses 23, 24, 25, 26, 27 and 28, I shall put them to vote together.

The question is:

"That clauses 23 to 28 stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clauses 23 to 28 were added to the Bill.

Schedule

Shri M. Kondal Reddy (Koonaram): I beg to move:

"That at the beginning of the Schedule add the following, namely—" Chapter IX

Sections.

161. Being or expecting to be a public servant, and taking a gratification other than legal remuneration in respect of an official act.

162. Taking a gratification by corrupt or illegal means in order to influence a public servant.

163. Taking a gratification for the exercise of the personal influence with a public servant.

164. Abetment by public servant of the offences defined in the last two preceeding clauses with reference to himself.

165. Public Servant obtaining a valuable thing, without consideration from a person concerned in any proceeding or business transacted by such public servant."

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved.

شری ایم کنڈل ریڈی - مسٹر اسپیکر سر - میں نے جو امنڈمنٹس دیا ھے وہ بل کی اسپرٹ کو کم کرنے یا گورنمنٹ کے منشا کو بدلنے والا نہیں ھے اسلئے میں سمجھتا ھوں کہ اسکو قبول کرنے میں آنریبل موور آف دی بل پیچھے نہیں ھٹینگے کیونکہ عادی مجرمین کی تعریف میں جن لوگوں کو لایا گیا ھے وہ تعزیرات کے ۳۹ دفعات کے مجرمین ھیں - بڑے ناگرک دیشوں میں بھی ایسے لوگوں کو مجرم قرار دیا گیا ھے - ھمارا دیش تو ابھی اتنا بڑا ناگرک نہیں ھے - مجھے اسپر اعتراض نہیں ھے لیکن میں یہ کہنا چاھتا ھوں کہ غیر تعلیم یافتہ لوگ مجبوری کے تحت چھوٹے چھوٹے جرم کرتے ھیں مگر تعلیم یافتہ ھوکر بھی سرکاری ملازمین رشوت کے جرم کے مرتکب ھوتے ھیں انکو اس قانون میں نہ لانے کا کیا مطلب ھے - میں ایسا شبہ تو نہیں کرسکتا کہ اسکو عمداً چھوڑ دیا گیا ھے آنریبل منسٹر سے بھول چوک ھوئی ھوگی اسلئے میں نے اسکو لانے کی کوشش کی ھے - رشوت کے متعلق کچھ زیادہ کہنا نہیں ھے کیونکہ سب لوگ اس سے بخوبی واقف ھیں - لیکن پھر بھی اس رشوت کی وجہ سے ھماری اخلاقی حالت - معاشی حالت اور تعمیری کاموں پر بہت برا اثر پڑرھا ھے - یہ چیز شیطان کی طرح ھمارے آڑے آرھی ھے - مثال کے طور پر میں یہ پیش کرونگا کہ ایک شخص ڈومریا ابرکا دو چار مرغیاں چرالیتا ھے تو اس کو چور کہتے ھیں لیکن کالج کا گراجویٹ - ایک سند یافتہ شخص جو امین ھوکر آتا ھے وہ ۱۰-۱۲ مرغیاں جبراً لے تو اسکو جرم تصور نہیں کرتے - آج ھمارے ملک میں کئی ایسی چیزیں ھیں جنکو ھمارے تعلیم یافتہ لوگ دیدہ و دانستہ کرتے ھیں لیکن انہیں جرم تصور نہیں کیا جاتا - لیکن ان کو بھی بہرحال قانون کے تحت لایا جانا چاھئے - مثال کے طور پر جوے بازی ھے - آج ھمارے پاس اضلاع میں تعلقدار - تحصیلدار - مہتمم - امین سب ھی عہدہ دار کھیلتے ھیں مگر انہیں مجرم کی تعریف میں نہیں لایا گیا - انہیں کیوں

اس تعریف میں نہیں لایا گیا میں سمجھنے سے قاصر ہوں - آپ ۳۹ دفعات کے مجرمین کو اس تعریف میں لاکر امن قائم کرسکتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس ترمیم کو مان لیا جائے تو اس سے بھی کئی ہزار گنا ملک کا فائدہ ہوگا - آپ قانون بناتے ہیں لیکن نیچے جانے کے بعد ان پر برابر عمل آوری نہیں ہوتی اسلئے ہمارا ملک ترقی نہیں کررہا ہے - اور اسکی بنیادی وجہ یہ ہے کہ وہاں رشوت کا بازار گرم ہے - حکومت بھی جانتی ہے اور ہم بھی جانتے ہیں لیکن پھر بھی اسکو روکنے کیلئے کوئی انتظام نہیں کیا جارہا ہے اسلئے عوام یہ سمجھتے ہیں اگرچیکہ وہ غلط فہمی ہے گورنمنٹ رشوت لینا جائز سمجھتی ہے - یہ امنڈمنٹ قبول کرنے سے لوگوں کا یہ شبہ بھی دور ہوسکتا ہے کہ گورنمنٹ رشوت خواروں کی مدد کرنا چاہتی ہے - اسکے متعلق مجھے زیادہ کہنا نہیں ہے کیونکہ ہر ایک ممبر جانتا ہے کہ اسکی وجہ سے ملک میں کیا بدامنی ہورہی ہے تعزیرات کے شیڈول میں جو مجرمین ہیں انکو بھی آپ جانتے ہیں - یہ کوئی حجت کرنے کی بات نہیں ہے کہ اسکو معارض بحث میں لایا جائے اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ اسکو بغیر کسی حجت کے مان لیا جائیگا -

* شری بی - ڈی - دیشمکھ (بھوکردن - عام) - مسٹر اسپیکر سر - اس جانب سے جو امنڈمنٹ آیا ہے بہت ممکن ہے کہ موور آف دی بل اسکو مناسب نہ سمجھیں ہماری سوسائٹی میں آج ایک بنیادی خرابی یہ ہے کہ کوئی کمبل پوش جرم کرتا ہے تو اسکو جرم سمجھا جاتا ہے - اسکو مجرم بنایا جاتا ہے لیکن ایک سویلائزڈ سٹیزن یا ایک تعلیم یافتہ شخص جرم کرتا ہے تو اسکو جرم نہیں سمجھا جاتا - میں سمجھتا ہوں کہ تعلیم یافتہ شخص جرم کا ارتکاب کرے تو اسی کو سب سے زیادہ سنگین تصور کرنا چاہئے اور سب سے بڑی سزا اسی کو دیجانی چاہئے - دفعہ ۹۱ کے سلسلہ میں ہم شیڈول دیکھتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ دنیا میں عام طور پر کاروبار کے سلسلہ میں جو نزاعات ہوسکتی ہیں - آدمی غصہ کی حالت میں بے تکی باتیں کرتا ہے اور تھوڑی بہت مار پیٹ یا جھگڑا ہوجاتا ہے لیکن ہم دیکھتے ہیں ملازمین سرکار جو قوانین اور قواعد سے مقید ہوتے ہیں تعلیم یافتہ ہوتے ہیں باشعور ہوتے ہیں - سماج میں انکا اونچا درجہ ہوتا ہے وہ جرم کرتے ہیں تعزیرات میں اسے معاف نہیں کیا گیا ہے بلکہ اگر وہ ایسے افعال کے مرتکب ہوتے ہیں جو خلاف قانون سمجھے جاتے ہیں تو انہیں سزا دیجاتی ہے - اس بل میں ہیبیچویل افنڈر کی یہ تعریف کیگئی ہے کہ اگر کوئی شخص ۵ سال میں تین مرتبہ جرم کا ارتکاب کرتا ہے تو یہ سمجھا جائیگا کہ وہ عادی مجرم ہے - لیکن ایک تعلیم یافتہ شخص متعدد مرتبہ جرم کرتا ہے جسکا حوالہ چیپٹر ۹ میں دیا گیا ہے توکیوں انہیں ہیبیچویل افنڈر تصور نہیں کیا جاتا - اسلئے جو ترمیم پیش کیگئی ہے وہ نہایت ہی مناسب اور موزوں ہے - کیونکہ ہم اس

کی تائید نہیں کرسکتے کہ ایک دیہاتی جرم کرتا ہے تو وہ جرم تصور کیا جائے لیکن ایک شہری جرم کرے تو اسے جرم تصور نہ کیا جائے - میں موور آف دی بل کے خیالات بہت دلچسپی کے ساتھ سننا چاہتا ہوں کہ انکے خیال میں ایسے لوگ ہیبیچویل افنڈرس ہیں یا نہیں -

شری دگمبر راؤ بندو - جو امنڈ منٹ پیش کیا گیا ہے اگر اس کے بارے میں یہ کہوں کہ بحث چھیڑ نے کی خاطریہ امنڈ منٹ لایا گیا ہے تو بیجا نہوگا - لیکن اگر اسے پراکٹیکلی (Practically) سیریسلی (Seriously) قانون کا جزو بنانے کیلئے پیش کیا گیا ہے تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس کا میرے دل پر اثر نہیں ہوا - جس نیت سے یہ امنڈ منٹ پیش کیا گیا ہے وہ تو بہت نیک ہے - یعنی عادتاً جو رشوت لیتے اور دیتے ہیں وہ دونوں مجرمین ہیں - انہیں بھی مجرمین کے زمرے میں شریک کرنا چاہئیے اور ان کے بارے میں بھی ویسا ہی سوچا جانا چاہئیے جیسا کہ ہم ایک ڈاکو یا چور کے لئے سوچتے ہیں - لیکن جب ہم کوئی لیجسلیشن (Legislation) کرتے ہیں تو اس کے عملی پہلو پر زیادہ غور کرنے کی ضرورت ہوتی ہے - اگر رشوت کے سلسلہ میں جیسا کہ ہم اس قانون کے تحت سوچ رہے ہیں یہ عمل کیا جائے کہ ایک آفیسر کے تین مرتبہ رشوت لینے تک انتظار کرتے رہیں تو میں نہیں سمجھتا کہ یہ کوئی ٹھیک بات ہوگی - کیونکہ جب ہمیں یہ معلوم ہوجاتا ہے کہ اس نے ایک مرتبہ بھی رشوت لی ہے اور وہ ثابت ہوجائے تو اوسی وقت سے وہ گورنمنٹ افیسر نہیں رہے گا - پھر دوسری اور تیسری مرتبہ رشوت لینے تک انتظار کرنے کی صورت ہی پیدا نہیں ہوتی - کیونکہ اسے پہلی مرتبہ ہی سخت سزا دیجائے گی اور ممکن ہے کہ اسے خدمت سے علحدہ بھی کردیا جائے - اس لئے عملی طور پر یہ چیز اس میں ٹھیک نہیں بیٹھتی - میں جانتا ہوں کہ سوسائٹی میں بعض لوگوں کا پیشہ ہی یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی رشوت نہیں لیتا تو اوس کو مختلف طریقوں سے ورغلایا جائے اور یہ کوشش کیجائے کہ اسے کسی طرح سے رشوت دیکر اپنا کام نکالا جائے - بہت سے لوگ ایسا کرتے ہیں - لیکن جس طرح ہماری سوسائٹی کی ساخت ہے اس کو دیکھنے کے بعد میں یہ دقت محسوس کرتا ہوں کہ جو آدمی رشوت دیتے ہیں وہ کورٹ میں اقبال کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے تاکہ رشوت لینے والے لوگوں کو گورنمنٹ آفیسس سے نکالا جائے - وہ پولیس کے سامنے تو یہ بیان دیتے ہیں کہ ہم نے اتنا روپیہ دیا ہے لیکن وہی لوگ ٹرائبیونل (Tribunal) کے سامنے ایک دوسری بات کہتے ہیں - وہ کہتے ہیں کہ ہم نے قرضہ کے طور پر روپیہ دیا تھا اب حساب چکتا ہوگیا اور کوئی بات باقی نہیں ہے - غرض رشوت دینے اور لینے والے دونوں فریقوں میں سے کوئی ایک بھی اس بات کے لئے تیار نہیں کیا جاسکتا کہ اسے کورٹ یا ٹرائبیونل کے سامنے لایا جائے - جب عملی طور پر یہ پوزیشن ہے تو ان

دفعات کو اس میں لانے سے ہم کیا فائدہ اٹھانے والے ہیں؟ اس کا الٹا اثر یہ ہوگا کہ اڈ منسٹریشن کو سدھارنے کے لئیے ہم آج کسی آدمی کو کہتے ہیں کہ بھلے آدمی تجھ پر کوئی مقدمہ نہیں چلایا جائیگا تو اتنا بتا کہ تونے رشوت دی ہے یا نہیں یا اگر کسی اور نے رشوت دی ہے تو کم از کم اس کا پتہ بتلا لیکن اگر ان دفعات کو اس قانون میں لایا جائے تو بعد میں یہ گنجائش بھی نہیں رہے گی۔ اس لئیے عملی طور پر اس سے کوئی فائدہ ہونے والا نہیں ہے۔ اگرچیکہ اس امنڈ منٹ کے پیچھے نیک ارادہ ہے لیکن پھر بھی میں اس کو قبول کرنے سے مجبور ہوں ۔ اس لئیے میں چاہتا ہوں کہ ہاؤس اسکو رد کردے ۔

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That at the beginning of the Schedule, add the following, namely—

Chapter IX

Sections.

161. Being or expecting to be a public servant, and taking a gratification other than legal remuneration in respect of an official act.

162. Taking a gratification by corrupt or illegal means in order to influence a public servant.

163. Taking a gratification for the exercise of the personnal influence with a public servant.

164. Abetment by public servant of the offences defined in the last two preceding clauses with reference to himself.

165. Public Servant obtaining a valuable thing, without consideration from a person concerned in any proceeding or business transacted by such public servant."

The motion was negatived.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That the Schedule stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Schedule was added to the Bill.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

" That short title, extent, commencement, and preamble stand part of the Bill ".

The motion was adopted.

Short title, extent, commence ment and preamble were added to the Bill.

Shri D. G. Bindu . I beg to move :

" That L. A. Bill No. XXXI of 1952, the Hyderabad Habitual Offenders (Restriction and Settlement) Bill, 1952, as reported by the Select Committee, be read a third time and passed. "

The motion was adopted.

L. A. Bill No. VIII of 1954, the Hyderabad Land Revenue (Amendment) Bill, 1954

Mr. Deputy Speaker : We shall take up items Nos. 4, 5 and 6 first and take up the third item later on, because these are minor Bills and we may be able to complete them early. We will first take up item No. 5.

The Minister for Excise, Forests and Revenue (Shri K V. Ranga Reddy) : I beg to move :

" That L. A. Bill No. VIII of 1954, the Hyderabad Land Revenue (Amendment) Bill, 1954, be read a first time. "

Mr. Deputy Speaker : Motion moved.

شری کے - وی - رنگاریڈی - مسٹر اسپیکر سر - یہ بل محض اس لئے پیش کیا گیا ہے کہ گلمھوے کے متعلق پٹہ دار کو کیا معاوضہ ملتا ہے اس کا تعین کیا جائے - موجودہ قانون میں اسکی صراحت نہیں ہے - اور دوسری وجہ یہ ہے کہ پورے ملک میں درختان ثمرہ دار کو کاٹنے سے بچایا جائے - تحقیقات سے معلوم ہوا کہ املی کے درخت بہت کاٹے جارہے ہیں - کیونکہ ہیمہ سوختنی مہنگی ہوگئی ہے - دائمی فائدہ کے مقابلہ میں عارضی فائدہ کی خاطر ہیمہ سوختنی کے لئے تمر ھندی کے درختان کا ٹکر فروخت کئے جارہے ہیں - اس طرح درختوں کے کاٹنے سے مختلف طریقوں سے نقصان ہورہا ہے - کیونکہ یہ درخت ایسے ہیں کہ انہیں نصب کرنے کے بعد ۵ - ۱۰ سال میں ثمرہ حاصل نہیں ہوتا بلکہ اس کے لئے کم از کم ۲۵ - ۳۰ سال کا عرصہ درکار ہوتا ہے اسلئے جلد اس کا ازالہ نہیں کیا جاسکتا - ان کو کاٹنے کی وجہ سے ملک کی دولت کو نقصان پہنچنے کے علاوہ اراضیات کو بھی نقصان پہنچ رہا ہے - درخت زمین کے

میں رکاوٹ پیدا کرتے ھیں۔ اور اگر درخت کٹ جائیں تو زمین بارش سے بہتی جاتی ھے ۔ اس کے علاوہ ان درختوں کو غذا کے نقطہ نظر سے بھی اھمیت حاصل ھے ۔ درخت کٹ جانے کی وجہ سے اشیاء دن بدن گراں ھورھی ھے اور عوام کی ضروریات پوری نہیں ھورھی ھیں ۔ اس سے بھی نقصان پہنچتا ھے ۔ درختوں کی اس طرح قطع و برید پر تحدیدات عائد کرنے کے لئے یہ بل پیش کیا گیا ھے ۔

سیندھی ۔ تاڑی اور گلمہوے کے درختوں کی نسبت قانون مالگزاری میں اسکے قبل ھی ترمیم لائی گئی ھے ۔ لیکن تاڑی اور سیندھی کے درختوں کے متعلق یہ بتایا گیا تھا کہ ٹری ٹیکس (Tree tax) کی جو رقم ھوتی ھے اس کا ایک چوتھائی حصہ پٹہ دار کو حق مالکانہ کے تحت دیا جائیگا ۔ لیکن گلمہوے کے متعلق پٹہ دار کو کیا حق مالکانہ ملیگا نہیں بتایا گیا تھا ۔ اس کی وجہ سے وہ مایوس ھوکر درخت کا مہوہ بکثرت قطع کئے جارھے تھے ۔ اس کی روک تھام کے لئے ترمیم لائی گئی ھے ۔ اور پٹہ دار کو ایک چوتھائی آمدنی حق مالکانہ دینے کا تعین کیا گیا تا کہ پٹہ دار منفعت کی خاطر درخت کاٹنے سے باز رھیں ۔ یہ دو ترمیمات ھیں ۔ ان سے نہ تو سرکاری آمدنی پر کوئی اثر پڑتا ھے اور نہ حقوق رعایا اس سے متاثر ھوتے ھیں ۔ اس لئے یہ دونوں ترمیمات منظوری کے قابل ھیں ۔

* شری ایل ۔ ین ۔ ریڈی ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ جو ترمیمات پیش ھوئی ھیں انکی نسبت حقوق حاصل کرنے ھم زمانہ قدیم سے لڑتے آئے ھیں ۔ ایک عرصہ کی کشمکش کے بعد یہ حقوق حاصل ھوئے ھیں ۔ ان حقوق کو دوسرے طریقے سے محدود کرنا کہاں تک صحیح ھے میری سمجھ میں نہیں آتا ۔ گلمہوے کے سلسلے میں یہ بتا یا جاتا ھے کہ اس کی قیمت کا ۲۰ فیصد مالک آراضی پانے کا مستحق ھوگا ۔ اس طرح کیوں محدود کیا جارھا ھے ۔ مجھے جہاں تک معلوم ھوا ھے وہ ھراج کئے جاتے ھیں انہیں گتہ دار لیتے ھیں ۔ اب اس طرح ۲۰ فیصد رکھنے سے مالک کا فائدہ نہیں ھوگا ۔ اب تک اس کو جو حاصل ھورھا تھا اس سے کم ھوجائیگا ۔ گلمہوے کے درختوں کو سیندھی اور تاڑ کے درختوں کے مائل سمجھنا ٹھیک نہیں ھے ۔ سیندھی اور تاڑ کے درختوں کی صورت میں پٹہ دار کا زیادہ نقصان نہیں ھے ۔ اس پر ایک زمانے سے ٹری ٹیکس (Tree tax) کا طریقہ رائج ھے ۔ مگر ترمیم کے ذریعہ گلمہوے کے لئے ۲۰ فیصد تک محدود کردینا صحیح نہیں ھے ۔ پھول کی حدتک پورے طور پر مستفید ھونے کا موقع ھونا چاھیئے ۔ البتہ گورنمنٹ کسی کو مقرر کرکے گودام کا انتظام کرکے فروخت کرنے کا انتظام رکھ سکتی ھے ۔ ویسا نہ کرکے ۲۰ فیصد کے لئے ترمیم پیش کی جانا صحیح نہیں ھے ۔

دوسری چیز درختان مثمر کو کاٹنے سے ممنوع کرنے کے بارے میں ھے ۔ گذشتہ ایک دو سال سے درختان ثمر ھندی زیادہ پیمانے پر کاٹے گئے ۔ لیکن اسکی آڑ لیکر جملہ درختان مثمر کو کاٹنے سے منع کرنے کے لئے قانون بنا یا جانا صحیح

نہیں ہے - آپ درختان ثمر ھندی کےساتھ ساتھ آم کے درختوں کو بھی شامل کرلے رہے ھیں - اور ھر ثمرہ دار درخت کے کاٹنے پر امتناع عائد کررہے ھیں - زراعتی زمین پر کئی ثمرہ دار درخت ھوتے ھیں سیتاپھل کے درخت ھیں وہ بھی اس میں آجاتے ھیں - یہ امتناع غیر صحیح ہے - اس میں شک نہیں کہ درختان ثمر ھندی کی زیادہ پیمانے پر جو کٹوائی جاری ہے اس کو روکنا ضروری ہے - مگر اس پر قانونی پابندی عائد کردی جانا میں کہوں گا کہ یہ عجلت ہے - آپ دوسرے ذریعہ سے روک سکتے ھیں ان طریقوں کو سوچنا چاھیئے - ھم پٹہ داروں کے حقوق کے لئے ایک زمانے سے لڑتے آئے ھیں - آپ انہیں ایک ھاتھ سے حقوق دیکر دوسرے ھاتھ سے چھین لے رہے ھیں - ان کو کاٹنے کے لئے اجازت لینے کی شرط عائد کی گئی ہے - آپ ثمرہ دار درختوں کے لئے پابندی عائد کردیں تو اس میں ھمہ اقسام کے درخت آجاتے ھیں - اس طرح ان سب پر پابندی عائد کرنا رعایا کے حقوق پر چھاپا مارنا ہے - منسٹر صاحب کو معلوم ہے کہ ھم اور وہ خود ملکر اس کے حقوق حاصل کرنے کے لئے لڑے تھے - آج وھی صاحب یہاں اس قسم کی ترمیم لارہے ھیں - اس میں امرائیاں وغیرہ بھی آجاتے ھیں - میں کہوں گا کہ اس نوبت پر منسٹر صاحب اس بل کے لئے پرس (Press)نہ کریں - اور کس طرح ان پر پابندی عائد کرسکتے ھیں اس کے بارےمیں سوچیں - ھم اس ترمیمی قانون کو قبول نہیں کرسکتے -

శ్రీ కె. వెంకయ్య—(మధిర):

అధ్యక్షమహాశయా,

ఫలవృక్షాలను నరకకుండా వుండేదానికోసం తీసుకువచ్చిన ఈ బిల్లుగురించి వ్యతిరేకత ఏమీ లేదు. కాని ఒక విషయం మాత్రం ఇందులో గమనించవలసియున్నది. గ్రామాలలో సాధారణంగా వుండే అలవాటు ఏమిటంటే చింతచెట్లు చేలచుట్టూంతా దొడ్లచుట్టూంతా దగ్గర దగ్గరగా రైతులు విత్తనాలు నాటి పెంచుతారు. అయితే యివిరెండు విధాలుగా రైతులకు ఉపయోగిస్తాయి. ఒకటేమిటంటే దొడ్డిచుట్టూ దగ్గరదగ్గరగా వేసినటువంటి మొక్కలు పెరిగిన తరువాత అది కంచెగా పనికి వస్తుంది. చెట్లు పెద్దవైన తరువాత కాయలుకాసి, పండ్లుయి ఉపయోగ పడుతాయి. అందుకని ఈ శాసనమువలన ఒక చిక్కు ఏమిటంటే దగ్గర దగ్గరగా వేసిన మొక్కలు పెద్దవైన తరువాత అదేవిధంగా వుంచితే విపులంగా కొమ్మల్లు సాగవు. కొంతకాలం పోయిన తరువాత మధ్యమధ్య చెట్లను నరికితే తప్ప, కాయలు కాయవు. ఇటువంటి చిక్కులు వుంటాయి కాబట్టి, వీటిని దృష్టిలో వుంచుకొని రైతు అవసర మనుకున్నప్పుడు నరికివేసే అవకాశం కల్గించాలి. లేనిఎడల ఖానూన్‌లో "కొట్టివేయకూడదు" అని వుంచిన ఫలితంగా, రైతుకు దీనిలో వచ్చేటటువంటి లాభం లేకపోగా నష్టం కలుగుతుంది. చెట్లు దగ్గర దగ్గరగా వుంటే కాయనందువలన మధ్య మధ్య చెట్లను కొట్టివేయవలసి వుంటుంది. ఇంకొకవిషయం; ఈ చెట్లులేనంతమాత్రాన, వర్షాలు కురవకుండా పోతున్నాయని చెబుతున్నారు. ఇది శాస్త్రీయంగా ఎంతవరకు నిజమో తెలియదు. కాని ఇప్పటికీ, చాలామంది పరిశోధకులు

తర్జన భర్జనలు పడుతున్నారు. ఈ చెట్లు లేనంతమాత్రాన వర్షాలు కురవకుండా వుండటమనేది కేవలం అబద్ధమని చెప్పే సైంటిస్టులు (Scientists) వున్నారు. ఏది యదార్థమో ఏది కాదో స్పష్టంగా ఈరోజువరకు అది నిర్ధారణ చేయుట జరుగలేదు. కేవలం వర్షాన్ని ఆధారంగా పెట్టుకొనకుండా, రైతుకు చింతపండు ప్రతిఫలంగా వచ్చే సందర్భంలో, ఆ చెట్టును కొట్టివేయకుండా వుంచవలసిన విషయాన్ని నేను వ్యతిరేకించుటలేదు. కాని కాపుకాయకుండా వున్నవి చాలాచెట్లు వుంటాయి. ఉదాహరణకు మామిడి చెట్లు వున్నాయనుకోండి, అవి కొంత వయస్సు వచ్చిన తరువాత కాయవు. ఇలాంటి చెట్లను కూడా కొట్టివేయకుండటానికి ఆటంకం వుండకూడదు వీటిని యింకొక రకంగా వుపయోగించే అవసరం వుంటుంది. కాబట్టి ఖానూన్‌ద్వారా యిటువంటి చెట్లను కొట్టడానికి యిబ్బందులు లేకుండా వుంటే, దీనికి మాకేమీ అభ్యంతరం లేదని చెబుతూ, ఆ రకంగా ఆ బిల్లును ఉపయోగ పరచాలని చెప్పి నేను మనవి చేస్తు యింతటితో ముగిస్తున్నాను.

شری عبدالرحمن (سلک پٹیھ) - مسٹر اسپیکر سر- اس ترمیم میں میوہ دار درخت کے الفاظ مضحکه خیز بن گئے هیں - میری سمجھ میں نہیں آیا که میوہ دار درختوں پر اس طرح کی تحدید عاید کرنے کے لئے گورنمنٹ کس طرح تیار ہوگی - ناشپاتی - سیب - جام - نارنگی - سنگترہ وغیرہ یه سب میوہ دار درخت هیں اس میں مثال کے طور پر صرف دو قسم کے درخت بتائے گئے هیں املی اور آم - قانون سازی کے یه طریقه نہیں هے که بلا تخصیص هم جمله میوہ دار درختوں کو اس میں شامل کر دیں - فرض کیجئے که میرے هاں ایک انجیر کا درخت هے- انجیر خراب نکل رهے هیں - میں اسکو اکھیڑ کر پھینکدینا چاهتا هوں اور اس کی جگه دوسرا درخت لگانا چاهتا هوں - کیا اس کے لئے بھی مجھے منسٹر صاحب کے پاس پیروی کرنی پڑیگی - اگر ایسا هے تو یه مضحکه خیز بات هوگی - اس لئے میں کهونگا که میوہ دار درختوں کے بارے میں کسی قسم کی تحدید حکومت کی طرف سے عاید نہیں کیجانی چاهئے - گلمهوہ سے حکومت کو فائدہ هے اوس سے شراب بنائی جاتی هے- اس کے ساتھ ساتھ اون پٹه داروں کو بھی جن کے پٹه کی زمینات میں یه درخت هوتے هیں فائدہ هوتا هے اس لئے وہ کبھی یه بات پسند نہیں کرتے که ان درختوں کو بلا وجه کاٹ دیں - لیکن اب آپ جو معاوضه دینا چاهتے هیں وہ بھی عجیب و غریب هے- یعنی ۲۵ فیصد اور ۷۵ فیصد کے آپ خود مالک بن جائیں گے - پٹه دار خود جب تک پھول نکلتا رهتا هے اوسکو کاٹنا پسند نہیں کرتا بلکه وہ اسکی حفاظت کرتا هے اس کو پرورش کرتا هے - اوس حفاظت و پرورشی کی آپ اس کو یه سزا دیرهے هیں - میں سمجھتا هوں که میوہ دار درخت کی اس میں جو صراحت کی گئی هے اس کو عقل سے کوئی واسطه نہیں هے - اس لئے میں اپیل کرونگا که غور مکرر کے لئے یه قانون سلکٹ کمیٹی کے تفویض کیا جائے یا منسٹر صاحب خود اس پر نظر ثانی کریں اور اس میں کچھ وسعت نظری سے کام لیں تب هم اس پر غور کر سکیں گے- اتنا کهتے هوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا هوں-

* شری بی ۔ ڈی ۔ دیشمکھ ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ یہ ترمیم جو ہاؤز کے سامنے لائی گئی ہے اوس سے بادی النظر میں یہ تصور ہوتا ہے کہ حکومت نے یہ تحدید اس لئے عائد کی ہے کہ کثیر مقدار میں جو درخت کاٹے جاتے تھے اوسکا انسداد ہو سکے تاکہ بارش کی کمی اور قلت کے اسباب پیدا نہوں ۔ کیونکہ بارش کا زیادہ تر دار و درختوں پر ہے ۔ میں ہاؤز کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ دو دفعات میں ترمیم کیجارہی ہے ۔ پہلی ترمیم گلمہوہ کے سلسلہ میں ہے ۔ مجھے ایک غرض حکومت کی اسمیں نظر آرہی ہے کہ جسطرح سیندھی اور تاڑی کی ۸۰ فیصد آمدنی حکومت لیتی ہے اور ۲۰ فیصد پٹہ دار کو دیتی ہے اوسی طرح گلمہوہ کی بھی ۸۰ فیصد آمدنی حکومت لینا چاہتی ہے ۔ اسطرح کاشتکاروں کو درختوں سے جو معمولی سی آمدنی ہے اسپر بھی حکومت ہاتھ ڈالنا چاہتی ہے ۔ جو مناسب نہیں ہے ۔ تاڑی اور سیندھی کے جھاڑوں کی نمبر اندازی ہوتی ہے جسکی وجہ سے آمدنی اور اوس تناسب کا تعین آسانی کے ساتھ کیا جاسکتا ہے کہ حکومت کا حصہ ۸۰ فیصد کے اعتبار سے کیا ہوسکتا ہے اور ۲۰ فیصد کے حساب سے پٹہ دار کو کتنا حصہ ملسکتا ہے ۔ مثال کے طور پر کہونگا کہ آٹھ سو روپیہ آمدنی کے درخت تراشے جائیں تو آسانی کے ساتھ یہ طے کیا جاسکتا ہے کہ چھ سو روپیہ حکومت کے حصہ میں آئینگے اور دو سو روپیہ پٹہ دار کو ملینگے ۔ لیکن گلمہوہ کی یہ صورت نہیں ہے ۔ گلمہوے کے درخت فرداً فرداً نمبر اندازی کے ذریعہ ہراج نہیں کئے جاتے بلکہ جنگل کے جنگل ہراج کئے جاتے ہیں ۔ اس لحاظ سے ان درختوں کے معاوضہ کا تعین کرنا مشکل ہے ۔ یہ تعین کرنا مشکل ہے کہ کتنے جھاڑ چھوٹے ہیں اور کتنے بڑے ۔ اس لحاظ سے معمولی طور پر پرسنٹیج کا ورک آوٹ (Work out) کرنا مشکل ہوگا ۔ جب لینڈ ریفا رمس کے سلسلہ میں ہم یہ قرار دے رہے ہیں کہ ٹیننٹ یا کسی پٹہ دار کی زمین میں کسی قسم کے درخت ہوں تو اون سے استفادہ کا اوس کو پورا پورا حق حاصل ہوگا تو پھر اسکو یہاں کیوں ملحوظ رکھا نہیں جاتا ۔ افسوس کہ ٹیننٹ کے معمولی سے ذرائع آمدنی پر حکومت ہاتھ ڈالنا چاہتی ہے ۔ باوجود اسکے کہ گلمہوہ کا تناور درخت ہوتا ہے اور اسکے سایہ کی وجہ سے نیچے کی فصل متاثر ہوتی ہے پھر بھی کاشتکار اسکو کاٹنا پسند نہیں کرتا بلکہ اوسکی حفاظت کرتا ہے کیونکہ معمولی سا سہی پھر بھی کچھ معاوضہ اسکا حاصل ہوتا ہے ۔ لیکن اب گورنمنٹ اسمیں سے بھی ۸۰ فیصد کی حقدار بننا چاہتی ہے ۔ میں کہونگا کہ کاشتکار اسکو اچھی نظر سے نہیں دیکھیگا اور اس ترمیم سے ایک ہیجان پیدا ہوجائیگا ۔

دفعہ ۳ کی ترمیم سے پھلدار درختوں پر بھی تحدید عائد کیگئی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسی پابندیاں عائد کرنا بعض مرتبہ ضروری ہوجاتا ہے ۔ لیکن اون حالات پر بھی غور کرنا ضروری ہے جنکے تحت درخت کاٹے جاتے ہیں ۔ بہت ممکن ہے کہ غریب کسانوں کی گزر بسر زراعتی آمدنی سے نہوسکنے کی صورت میں وہ اس بات پر مجبور ہوئے ہوں کہ جن درختوں کو اپنے بچوں کی طرح پرورش کئے ہیں انہیں کاٹنا ضروری ہوگیا ہو ۔ یا یہ کہ درخت اتنے پرانے ہوگئے ہوں کہ اب انکی چھاؤں سے فصل کی خرابی کا اندیشہ ہو

اسلئے انکا کاٹنا ضروری ہو۔ اسطرح کے بہت سے وجوہات ہوسکتے ہیں جنکے تحت درختوں کا کاٹنا ضروری ہو۔ ورنہ پھل والے درختوں کو کاٹنے کیلئے کوئی کسان خوشی سے راضی نہیں ہوگا۔ اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ کسی قسم کی پابندی عائد کرنا غیر ضروری ہے۔

میں ایک اور چیز موور آف دی بل (Mover of the Bill) کی توجہ میں لانا چاہتا ہوں۔ جاگیرات میں جو درحت لگائے گئے تھے اونکے ثمر سے جاگیردار مستفید ہوتے تھے۔ جب ہم نے نظام جاگیرداری کے خلاف تحریک چلائی تھی تو اس جانب کے اور اوس جانب کے آنریبل ممبرس نے اس مسئلہ کو اٹھایا تھا کہ جو درخت جاگیرات میں واقع ہیں اون سے مستفید ہونے کا حق جاگیردار کو نہیں ہونا چاہئے بلکہ پٹہ دار کو اونکا استفادہ ملنا چاہئے۔ چنانچہ اس بارے میں احکام جاری کئے گئے اور چند دنوں سے پٹہ دار اون جاگیری درختوں سے مستفید ہورہے ہیں ایسی صورت میں اب ان پر قیود عائد کئے جائیں تو کسانوں میں تشویش پیدا ہوگی۔ منسٹر صاحب متعلقہ نے یہ بتانے کی کوشش کی کہ یہ ایک معمولی سی ترمیم ہے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ یہ اہم مسئلہ ہے اور اسمیں ہمیں امنڈمنٹس لانے کی ضرورت ہوگی یا کوئی ایسا درمیانی راستہ آنریبل منسٹر متعین کریں جو ہمارے لئے قابل قبول ہو۔ اس درمیانی راستے کے عین کیلئے منسٹر صاحب کو ایک موقع دیا جاسکتا ہے اور اوس وقت تک ہم انتظار کرسکتے ہیں۔ اتنا کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

శ్రీ యం. కొండలరెడ్డి — (కూనారం) :

అధ్యక్షా,

ఈ బిల్లును సాంతంగా వ్యతిరేకించేందుకు మాత్రం, నేను యిక్కడ నిలబడ లేదు. సూచన ప్రాయంగా నా అభిప్రాయములు గౌ. మంత్రిగారికి చెప్పదలచితిని. ఈ బిల్లులో ఇప్పచెట్లు యితర ఫల వృక్షములు అని వ్రాశారు. వీటిని కొట్టవద్దన్నారు. బాగానేవుంది. కాని మనం ఈ సందర్భంలో ఒక విషయం ఆలకించాలి. రైతుకు మంచి ఆదాయం వచ్చే ఫలవృక్షములైతే వాటిని పిచ్చిగా కొట్టి వేయడు. ఆ ఫలవృక్షాలవలన లాభంవుండే అవకాశం వుంటే, వాటిని కొట్టివేయకుండా వుంచుతాడు. కాని పెరట్లో ఏదో కొద్దిగా రెండు రూపాయలు లాభం వచ్చే రేగిచెట్టువుండి దానినీడవలన పదిరూపాయిల పంట పాడయ్యేదుంటే అటువంటప్పుడు ఆ చెట్టును కొట్టివేయడానికి ప్రయత్నిస్తాడు. రైతుకునష్టం కలగకుండా వుంటే, చెట్లను కొట్టివేయడు. ఇంకా చిన్న, చిన్న ఫల వృక్షాలు,—సీతా ఫలం, జామ చెట్లువుంటాయి. ఇంకా చిట్టి రేగా చెట్లుంటాయి. వీటిని కొట్టి వేయకపోతే రైతుకు, సాగదు. కాబట్టి రైతులకు లాభం లేనటువంటిచెట్లు వుండి, అవి వుంచడం వలన నష్టం కలిగేటట్లయితే మాత్రం, అటువంటి వాటిని కొట్టివేయడానికి యిబ్బందులుండ కూడదు ఇటువంటి యిబ్బందులు లేకుండా చేయడానికి గ్రామాధికారులకు,—పటేలు, పట్వారీలకు, ప్రత్యేకంగా ఆర్డర్లు యివ్వాలని కోరుతున్నాను. ఎందుచేతనంటే, యిటువంటి విషయాలలో ఈ ఆఫీసర్లు అడ్డు పడుతూంటారు. తూములో పోయే నీరు కొనవరకు సరిగాపోదు. చేత వుంటుంది. గ్రామాలలో తెలియని రైతులు ఉంటారు. వారు యిబ్బందులు పడకుండా యిక్కడనుంచి

ప్రభుత్వం ఆర్డర్లు పంపాలని కోరుతున్నాను. చెట్లు కూడా కొన్నాళ్లే కాస్తాయి, కాపుక పరిమితి వుంటుంది. కాపు ఉడిగేనాటికి ఒకటి రెండు ఫలాలే కాస్తాయి. రైతుకు దానివలన గిట్టుబాటు కాదు. కాబట్టి అటువంటి చెట్లు తక్కువ కాసిన నాడు కొట్టివేయలదచుకుంటే, అతనికి అధికారం లేదంటారు. రెండు సంవత్సరముల క్రిందట నా గ్రామములో చింతచెట్టు కాపు ఉడిగిపోయినది. వాటిని కొట్టించి వేయడానికి పంచాయతీ పక్షాన వ్రాశాను. జవాబులేదు. తరువాత కలెక్టరుకు తెలిపితే పంచనామాచేసి అనుమతించాడు. ఇటువంటి యిబ్బందులు లేకుండా వెంటనే మంజూరు చేసేటట్లు ఆర్డర్లు జారీచేయాలని కోరుతున్నాను. కాపు ఉడిగిన చెట్టువలన రైతుకు లాభం వుండదు. అటువంటి చెట్లు ఏ అటంకం లేకుండా కొట్టివేసుకొనేందుకు యింకా కొన్ని చిన్న చిన్న చెట్లు, వాటివలన ఏమీలాభం లేకుండా నష్టంకలిగించేవికాగా వుంటే, వాటిని కొట్టుకొనేందుకు ప్రత్యేకంగా ఆర్డర్సు (Orders). యిస్తే బాగుంటుందని మనవి చేస్తున్నాను. ఎందుచేతనంటే గ్రామాలలో స్థానిక అధికారుల వత్తిడి చాలా వుంటుంది. అవన్నీ ఈ బిల్లు తెచ్చినవారికి అనుభవమే. కాబట్టి అధికారులనుంచి వత్తిడి లేకుండా, రైతు నష్టం పడకుండా వుండే పద్ధతిని ప్రభుత్వం దృష్టిలో పెట్టుకొని ప్రత్యేకంగా ఆర్డర్సు పంపాలని కోరుతున్నాను. మామిడి, చింత చెట్లవలన లాభం వుంటే, వాటిని రైతు కొట్టివేయడు. కాని పుట్టెడు కాసేది రెండ మళ్ళు కాస్తే లాభం వుండదు. అప్పుడు ఏ పది మళ్ళ ఉల్లి గడ్డలో వేసుకుందామనే మంచి ఉద్దేశంతో ఆ చెట్టును కొట్టివేయ దలచుకుంటాడు. అటువంటి కాపుకాయని చెట్లనుకూడా కొట్టివేయడానికి వీలు లేకుండా గ్రామాధికారులు యిబ్బందులు కలిగిస్తారు. కాబటి చిన్న చిన్న చెట్లు, చిట్టు రేగి, ఒక్కొక్క కాయకాసే సీతాఫలం చెట్లు యిటువంటివి దీనిలో లేకుండా చేసి, మీరు చెట్ల వివరాలు యిచ్చేటప్పుడు బాగా ఆలోచించి చేర్చాలని లాభం లేని చెట్లు కొట్టివేసుకొనేందుకు రైతుకు యిబ్బంది కలిగించకుండా వెంటనే మంజూరు చేసేందుకు ప్రత్యేక ఆర్డర్సు పంపాలని కోరుతూ యింతటితో ముగిస్తున్నాను.

شری بھجنگ راؤ - (جنتور) - مسٹر اسپیکر سر - وزیر مال نے جو بل پیش کیا جس کے ذریعہ گلموھے پر (۲۵) فیصد حق مالکانہ قیمت گلموھا پر لگانے کی سوچنا دی گئی ھے۔ اوس سے بڑی شکل ھو جائےگی - اس وجہ سے کہ دیگر درختان آبکاری مثلا سیندھی اور تاڑ کے درخت کا معاوضہ جوکسی کی آراضی میں ھوتا ھے اوس کا معاوضہ اوسکو ملتا ھے۔ اگر ویسے ھی گلموھے کے درختوں کا معاوضہ دیا جائےگا تو بڑی مشکل ھو جائےگی چونکہ گلموھا فروخت کیا جاتا ھے سرکار سے کوئی تعلق نہیں ھوتا - ھمارے پاس میرے خیال میں یہ رواج ھے کہ گلموھے کے درخت ھراج کئے جاتے ھیں۔ وہ گتہ پر دئے جاتے ھیں - گتہ دار گلموھا جمع نہیں کرتا بلکہ ھر جانور کے لئے چار پائی چھ پائی اور بعض وقت روپیہ دو روپیہ بھی وصول کرلیتا ھے۔ ھمارے پاس گلموھے کے سلسلہ میں اکثر مقامات پر کاشتکاروں پر ظلم ھورھا ھے۔ رعایا کو اور خاص طور پر پٹہ دار کو مجبور کیا جاتا ھے کہ وہ اپنے جانوروں سے فی جانور آنا دو آنے وصول کرکے دے - میرا مطلب یہ ھے کہ جو ترمیم حکومت نے دی ھے اوس سے بڑی مشکل ھو جائےگی - اس سے کوئی فائدہ نہیں ھوگا میں اس حد تک عرض کرتے ھوئے اپنی تقریر ختم کرتا ھوں۔

شری کے ۔ وی ۔ رنگا ریڈی ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ ان تمام مباحث کو سننے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہونکہ ہمارے معزز ممبران اگر اصل دفعہ کو ملاحظہ فرماتے تو شاید اون کو یہ اعتراضات کرنیکی ضرورت نہیں رہتی ۔اس واسطے میں اون مباحث کا جواب دینے سے پہلے اس ترمیم کو اور اصل دفعہ کو پڑھ کر سناؤنگا اس سے اعتراضات ختم ہو جائینگے ۔ اصل قانون کی دفعہ (۳۸) میں اور دفعہ (۴۶)میں بھی ترمیم پیش کی گئی ہے۔ اصل دفعہ (۳۸) یہ ہے۔

آراضی مقبوضہ میں موجودہ اشجار گلمہوہ پر ملکیت سرکار عالی قائم رہے گی مگر آئندہ بہ اجازت تحریری تعلقدار جو پٹہ دار اشجار گل مہوہ اپنے مقبوضہ نمبر یا حصہ زمین میں نصیب کرے جس میں کوئی درخت مملوکہ سرکار عالی موجود نہ ہو تو وہ درخت ملک پٹہ دار سمجھے جائیں گے اور اون درختوں کے برگ و ثمر اور پھول اور لکڑی سے پٹہ دار کو تمتع کا پورا حق حاصل ہوگا مگر وہ گل مہوہ کو بلا توسط مستاجر سرکاری گداخت پر کہ یا گل مہوہ کو بجز مستاجر سرکاری کے دوسرے کے ہاتھ فروخت نہ کرسکے گا ۔ یہ گل مہوہ محصول آبکاری سے مستثنی نہ ہوگا ۔ تعلقدار جس قدر سرکاری درخت موجود ہوں اون کو شمار کرکے ایک فہرست میں بطور ملک سرکاری درج کرائےگا ۔ اور شمار شدہ اشجار کے سوائے دوسرے اوسی قسم کے اشجار لگانے کی اجازت دے سکے گا ۔

بہ اجازت جو درخت گلمہوہ لگائے جائیں اون کے متعلق پٹہ دار کو حق تھا کہ اوس کے برگ و ثمر اور پھول اور لکڑی سے استفادہ کرے لیکن اون درختوں کو بجز مستاجر سرکاری کے کسی اور کو فروخت کرنے کا حق اسے نہیں تھا ۔ اور وہ محصول سرکاری سے بھی مستثنی نہیں تھا ۔ یہ پہلے کا قانون تھا ۔گزشتہ سشن میں میں نے اس دفعہ میں ترمیم کی ۔ وہ ترمیم یہ تھی ۔

(۱) احکام ضمن (۲) کے تابع جملہ درختان گلمہوہ جو کسی پٹہ دار کی جائز مقبوضہ آراضی کے حدود کے اندر فی الوقت واقع ہوں خواہ پٹہ دار کے لگائے ہوئے ہوں یا نہ ہوں پٹہ دار کی ملک متصور ہونگے‘‘ ۔۔۔۔۔۔

پہلے یہ تھا کہ پٹہ کی آراضی میں جو درخت ہونگے وہ ملکیت سرکار عالی ہونگے بجز اس کے کہ وہ بہ اجازت تعلقدار خود پٹہ دار نے نصب کئے ہوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ لیکن بعد کی ترمیم میں یہ شرط اڑادی گئی اوریہ قرار دیا گیا کہ خواہ وہ خود روہوں یا پٹہ دار نے نصب کئے ہوں وہ پٹہ دار کی ہی ملکیت متصور ہونگے۔اوس کو حق حاصل ہوگا کہ بلا اجازت اپنی آراضی کے حدود میں گلمہوہ کے درخت نصب کرے ۔

ترمیم کا دوسرا جزو یہ تھا ۔

’’ پٹہ دار کو حق حاصل نہ ہوگا کہ ایسی اراضی پر اگائے ہوئے گلمہوہ سے خمیر پیدا کرے یا حکومت کے مجاز کردہ شخص کے سوا کسی اور شخص کو ایسا گلمہوہ فروخت کرے ۔‘‘

(۳) دفعه هذا کے مندرجه کسی حکم کا ایسی اراضی پر اگائے ہوئے درخت کے کسی گلمہوہ کو کسی محصول آبکاری سے مستثنیٰ کرنا متصور نه هوگا جو اس پر کسی قانون نافذالوقت کے تحت عائد کیا جاسکتا هو ۔،،

اب هم دوسرے جزو کے آخر میں ،، ایسا گلمہوہ فروخت کرے ،، کے بعد یه الفاظ ترمیم کے طور پر اضافه کررهے هیں ۔

،، اگر پٹه دار ایسا گلمہوہ شخص مجاز کو فروخت کرے تو اوس سے (۲۵) فیصدی سے زیادہ قیمت عائد نه کرسکیگا جو اوس شخص کو قواعد و احکام نافذه کے مطابق سپلائی گلمہوہ کی بابته سرکار سے ادا شدنی هو ۔،،

اوسکو مالک تو قرار دیا گیا لیکن وہ شرط جو گلمہوہ کو بجز مستاجر سرکاری کے کسی اور کو فروخت نه کرنے کے متعلق تھی وہ قائم رکھی گئی هے اور محصول سے مستثنیٰ نه هونے کے متعلق شرط بھی قائم رکھی گئی هے ۔ لیکن همارے آنریبل دوست کہه رهے هیں که گورنمنٹ گلمہوہ کے سلسله میں ۳/۴ ملکیت پٹه دار سے چھین رهی هے اور ۱/۴ اوسکو دے رهی هے ۔ گویا الٹا مطلب لیا جارها هے ۔ حالانکه پٹه دار کو کچھ نہیں ملتا تھا اور اب هم اوسکو ۱/۴ حصه دے رهے هیں ۔ گلمہوہ ۔ سیندهی اور تاڑ کے درختان کے خاص حالات هیں ۔ برخلاف آم اور املی کے درختوں کے درختان گلمہوہ ۔ سیندهی اور تاڑ سے جو آمدنی هوتی هے اوسمیں ایک تو حق شاهی اور دوسرے ملکیت کا معاوضه هوتا هے ۔ اسمبلی کے گذشته سشن میں سندهی و تاڑ کے درختوں کی حدتک حق مالکانه پٹه دار کو چوتھائی دلائیکی ترمیم منظور کرالی گئی اسوقت گلمہوہ کے الفاظ چونکه متروک هوگئے تھے اس لئے اب ترمیم کی ضرورت هوئی ۔ سیندهی اور تاڑ کے درخت پرجوٹری ٹکس لیاجاتا هے وہ ۹ روپیه فی درخت تاڑ اور ساڑھےسات روپیه فی درخت سیندهی کےحساب سے لیاجاتا هے اں پر جو حق مالکانه پٹه دار کو دیا جاتا هے وہ ۱/۴ فی درخت هے ۔ یعنی تاڑ کے درخت پر دو روپیه چار آنے اور سیندهی کے درخت پر ایک روپیه چودہ آنے ۔ گلمہوہ کے متروک هونے کا نتیجه یه هورها تھا که پٹه دار کو کچھ بھی نہیں ملتا تھا ۔ البته یه پابندی هم نے برقرار رکھی هے که سرکاری مستاجر کے سوا گلمہوہ کسی اور کو فروخت نه کیا جائے ۔ یه پابندی نئے طور پر قائم نہیں کیگئی هے بلکه ۱۳۱۶ ف سے هی یه تحدید قائم هے ۔ سرکاری مستاجر کو فروخت کرنے کے سلسله میں پٹه دار کو کیا بچت هوگی اوس کو کیا فائدہ هوگا اوسکی صراحت پہلے نہیں تھی ۔ اسلئے اگر گلمہوہ (۵۰) روپیه فی کھنڈی هوتا تھا تو سرکاری مستاجر (۵) روپیه فی کھنڈی کے حساب سے لے لیتا تھا ۔ اور پٹه دار دینے پر مجبور تھا ۔ کیونکه اگر پٹه دار گلمہوہ اپنے جانوروں کو کھلا لیتا یا گڑ میں ڈالکر کھیتوں میں کھاد کے طور پر دیتا تو اوسکو نقصان هوتا تھا ۔ پٹه دار کو اس نقصان سے بچانے کے لئے هم نے گلمہوہ پر بھی پٹه دار کا حق مالکانه مقرر کردیا ۔ جسطرح سیندهی یا تاڑ کے درخت پر اوسکو حق مالکانه ۱/۴ مل رها هے اوسی طرح گلمہوہ پر بھی ۱/۴ حق مالکانه اوسکو ملیگا ۔ پٹه دار کو حق مالکانه دلانے کے لئے هم

یہ ترمیم پیش کئے ہیں ۔ لیکن آپ نے یہ سمجھ لیا کہ پٹہ دار سے اوس کا حق چھین لینے کے لئے ترمیم لا رہے ہیں ۔ یہ غلط فہمی اس وجہ سے ہورہی تھی کہ آپ نے اصل دفعہ کو ملاحظہ نہیں فرمایا تھا ۔ اس لئے آپ کا اعتراض بجائے خود صحیح نہیں ہے ۔ اون کے فائدے کو آپ نے نقصان تصور کیا ۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو پٹہ داروں سے کام نہیں پڑا ۔ جن آراضیات میں درختان گلمہوہ ہیں اون کے پٹہ داروں کو موجودہ قانون کی رو سے جو نقصان ہورہا تھا اوس پروہ واویلا کررہے تھے ۔ اون کے نقصان اور تکالیف کا شائد آپ کو اندازہ نہیں ہے اگر آپ بھی ویسے ہی پٹہ دار ہوتے جن کو گلمہوہ کے سلسلہ میں نقصان پہنچ رہا تھا تو آپ بھی کہتے کہ ہم کو ہمارا حصہ کیوں نہیں دیتے ؟ اون کو تو پہلے کچھ بھی نہیں مل رہا تھا ۔ گلمہوہ اور اشیاء منشی کی جتنے چیزیں ہوتی ہیں اون پر حق شاہی ٹیکس کے طور پر عائد کر کے سرکار وصول کرتی ہے ۔ دوسرا جزو ملکیت کا حق ہوتا ہے ۔ اس لئے گلمہوہ پر بھی ۳/۴ حق شاہی کا معاوضہ اور ۱/۴ حق مالکانہ کا معاوضہ قرار دیا گیا ہے ۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے ۔ بلکہ اس سے پہلے درختان سیندھی اور تاڑ کے متعلق بھی ایسی ہی منظوری دے چکے ہیں ۔ اس ترمیم کی وجہ سے پٹہ دار بھی خوش ہوگا اور اوس سے استفادہ کرسکیگا ۔

درختان میوہ دار اضافہ کرنے کے متعلق میں نے جو ترمیم پیش کی ہے اوسکے متعلق بھی غلط فہمی ہورہی ہے ۔ میں دفعہ (۴۶) کو آپ کے ملاحظہ میں لاتا ہوں تاکہ آپکی غلط فہمی رفع ہوسکے ۔ آپ سمجھ رہے ہیں کہ درخت کاٹنے کی مانعت بلاوجہ کیگئی ہے درختوں کے سایہ کی وجہ سے کھیتوں کی پیداوار پر اثر پڑرہا ہے ۔ اس لئے درخت کاٹنے کی جو مانعت کیگئی وہ ضروری نہیں ہے ۔ اس ترمیم کی وجہہ سے یہ لازم نہیں آتا کہ جس طرح سیندھی اور تاڑ کے درخت کاٹنے کی اجازت لینا ضروری ہے اوسی طرح موز کے درخت بھی کاٹنے کے لئے اجازت ضروری ہے اور ٹماٹے کے جھاڑ بھی کاٹنے کے لئے اجازت کی ضرورت ہے ۔ جسکی فصل تین مہینے کی ہوتی ہے ۔ دفعہ کو آپ ملاحظہ فرمائیں تو معلوم ہوگا کہ پہلے تو اعلان کیا جاتا ہے کہ کونسے درخت کب کاٹنے کے لئے اجازت لیجائے ۔ ہم نے اس سلسلے میں بھی کوئی نئی چیز نہیں رکھی ہے ۔ ایک آنریبل ممبر نے کہا کہ آندھرا کانفرنس کی جد و جہد کے زمانے میں میں خود درخت پٹہ دار کی ملک بنانے کی مہم میں شریک تھا ۔ لیکن اب میں خود درخت کاٹنے سے مانعت کررہا ہوں ۔ میں اون سے کہتا کہ میں جدو جہد میں شریک ہی نہیں تھا بلکہ میں نے خود ہی اس جد و جہد کا آغاز کیا تھا اور بعد میں دوسرے اصحاب اس میں شریک ہو گئے تھے ۔ پولیس ایکشن کے بعد جب کہ شیشادری صاحب صدر المہام تھے میں نے ہی اون کے پاس مسودہ وغیرہ پیش کر کے منظور کرایا اور احکام جاری کروایا ۔ میں پٹہ داروں کے فائدہ کے لئے یہ ترمیم لایا تھا ۔ لیکن بجائے اوسکے کہ وہ اس سے فائدہ حاصل کرتے درخت کو کٹوا کر خود کشی کرنے پر آمادہ ہوگئے ۔ چنانچہ اس نقصان دہ عمل کو دور کرنے کے لئے میں نے اب یہ ترمیم پیش کی ہے ۔ اصل دفعہ ۴۶ یہ ہے ۔

''پٹه دار درختان مثمر یا چو بینه ارسالی وغیری جو ملک سرکار عالی قرار پاچکے هوں کاٹ نه سکے گا - اگر کوئی شخص بلا اجازت حاکم مجاز کسی درخت یا اوس کی جڑ کاٹے یا اپنے تصرف میں لائے یا اٹھا لے جائے تو اوس سے اوس کی قیمت مع تاوان جس کی تعداد درخت مذکور کی دوگنی قیمت تک هوسکے گی مثل مطالبه مالگزاری وصول کی جاسکے گی''۔

۱ فصلی کے قانون کی روسے پٹه دار کے لئے درختان ثمره دار وغیره ملک سرکار تھے بجز اس کے که اوس کی ملکیت پٹه دار کو عطاء کی گئی هو یا صراحتاً تجویز کی گئی هو کاٹنے کی مانعت کی گئی تھی - لیکن یه میری هی کوششوں کا نتیجه تھا که اس میں ترمیم هوئی - پہلے ترمیم هونے کے بعد دفعه ۴۶ ا طرح هو گیا -

'دفعات ۳۴ - ۳۸ کے مندرجه کسی حکم کے باوجود حکومت ذریعه اعلان مندرجه جریدهٔ سیندھی - تاڑی اور گلمهوه کے درختوں کی قطع برید ایسے رقبه میں ایسی شرطوں اور پابندیوں کے تابع جن کی صراحت اعلان میں کی جائے کرسکے گی یا اس کی ضابطه بندی کرسکے گی''۔

اب جو ترمیم پیش کی جارهی هے اوس کے نتیجه کے طور پر مرسمه دفعه سطرح هوگا۔

''دفعات ۳۴ - ۳۸ اور ۳۹ کے مندرجه کسی حکم کے باوجود حکومت ذریعه اعلان مندرجه جریده سیندھی - تاڑی گلمهوه کے اور کسی خاص قسم کے ثمره‌دار درختوں کی قطع برید ایسے رقبه میں اور ایسی شرطوں اور پابندیوں - کے تابع جن کی صراحت اعلان میں کی جائے کرسکے گی یا اس کی ضابطه بندی کرسکے گی -

(۲) ضمن (۱) کے تحت کوئی اعلان نه هوگا جبتک که متعلقه مقامی رقبه میں ایسے درختوں کے مالکوں کو ایک عام نوٹس جاری کرنے کے بعد جس میں ان کو حکم دیا جائیگا که وه ایک معقول مدت کے اندر جس کی صراحت نوٹس میں کی جائیگی وجه بتلائیں که ایسا اعلان کیوں نه کیا جائے اور جبتک اون کے عذرات اگر کوئی هوں اور کسی شہادت کو جو وه اس کی تائید میں پیش کریں ایسا آفسر سماعت نه کرے جس کو حکومت نے اس بارے میں حسب ضابطه مقرر کیا هو اور حکومت ان پر غور نه کر لے -

(۳) اعلان محوله ضمن (۱) اس مقام میں شائع کیا جائیگا اور نوٹس محوله ضمن (۲) ایسے طریقے پر تعمیل کیا جائیگا جو اس قانون کے تحت مرتبه قواعد کے ذریعه محکوم کیا جائے -

(۴) حکومت ذریعه حکم اپنے اختیارات تحت ضمن (۱) اور (۲) کلکٹر یا ایسے دیگر افسر کو سونپ سکے گی جس کو حکومت ایسی شرط اور پابندیوں کے تابع اگر کوئی هوں جن کی حکم میں صراحت کی جائے مناسب خیال کرے۔

(٥) اگر کوئی درخت متذکرہ ضمن (١) اس ضمن کے تحت عائد کی ہوئی کسی مانعت شرط یا پابندی کی خلاف ورزی میں کاٹا جائے تو اس آراضی کا پٹہ دار جس پر درخت استادہ ہو یا جبکہ پٹہ دار نے درخت کو نہ تو کاٹا ہو اور نہ کسی کو کاٹنے کے لئے مجاز کیا ہو تو کوئی اور شخص جس نے اسکو کاٹا یا کسی کو کاٹنے کا مجاز کیا ہو تاوان کا مستوجب ہوگا جس کی مقدار درخت کی بازاری مالیت سے جس کا تعین کلکٹر نے کیا ہو زیادہ نہ ہوگی اور ایسا تاوان پٹہ‌ڈار یا ایسے دیگر شخص سے جیسی کہ صورت ہو بطور بقایا زر مالگزاری قابل وصول ہوگا اور وہ درخت کلکٹر کے حکم سے حکومت کے حقوق میں ضبط کرلیا جائیگا۔

(٦) کلکٹر کے اختیارات تحت ضمن (٥) کو کوئی دیگر افسر استعمال کرسکے گا جس کو حکومت اس بارے میں مجاز کرے۔

اب ترمیم میں نے یہ پیش کی ہے کہ تاڑ۔گلمہوہ اور دوسرے خاص قسم کے ثمرہ دار درختوں کو بھی اس میں شامل کیا جائے۔ اس کا اضافہ کرنے سے قطع برید کرنے کی مانعت ہوگی۔ اگر انہیں کاٹنا ہوتو کلکٹر پہلے نوٹس دیگا۔ لیکن ان درختوں کو کاٹنا ہو جنکے کہ کاٹنے کی ضرورت ہے مثلا بیگن یا موز کے درخت تو اس کے متعلق اعلان کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ اگر موز کے درخت ہوں تو انہیں ہرسال کاٹنا لازمی ہے۔ اس لئے ایسے درختوں کے بارے میں جن میں واقعتاً کاٹنے کی ضرورت ہو ان کے متعلق اعلان نہیں کیا جائیگا۔ آپ یہ کیسے سمجھتے ہیں کہ کلکٹر اتنا غیرسمجھدار ہوگا کہ وہ موز کے درخت کاٹنے کے لئے بھی اعلان کرے گا ؟ ممکن ہے کہ کسی مقام پر کسی درخت کی بہت قیمت ہو گو کہ یہاں صندل کے درخت نہیں ہیں لیکن جن مقامات پر صندل کے درخت ہوتے ہیں وہاں انکی بہت قیمت ہے اور انکا کاٹنا جرم ہے۔ اس لئے انکو کاٹنے کی مانعت کرنے کی ضرورت لاحق ہوتی ہے۔ اس وجہ سے گلمہوہ سیندھی۔ تاڑ اور دوسرے خاص ثمرہ دار درختوں کو کاٹنا ممنوع ہوگا۔ اگر کاٹنے کی ضرورت ہو تو عذرات سننے کے بعد اس کی اجازت مل سکے گی۔ فرض کیجیئے کہ درخت کے سائے کی وجہ سے فصل نہیں ہوتی ہے یا درخت خشک ہوگئے ہیں یا ثمرہ نہیں آتا ہے تو وہ کاٹے جاسکتے ہیں۔ بوقت اعلان جتنی وجوہات ہوں وہ پیش کرسکتے ہیں لیکن جو اندیشے یہاں ظاہر کئے گئے ہیں وہ اندیشے نہیں ہیں۔ اس ترمیم سے ملک اور رعایا کو فائدہ پہنچانا ہی مقصود ہے۔ اس لئے اس پر اندیشہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

یہ کہا گیا ہے کہ پہلے سے تحدید عائد نہیں ہے تو اب کیوں عائد کیجارہی ہے؟ اوسکا جواب یہ ہے کہ ہر قانون ضرورت کے لحاظ سے لایا جاتا ہے اور اس میں ترمیم کیجاتی ہے۔ قانون بنانے کی ضرورت ہی اس لئے ہوتی ہے کہ حالات اس کے متقاضی ہوتے ہیں۔ درخت ہزارہا سال سے موجود تھے اور املی کا جھاڑ کاٹنا تو دیہات میں گناہ عظیم

سمجھا جاتا تھا - لیکن اب کسی نہ کسی ضرورت کو پورا کرنے کی خاطر انہیں کاٹتے ہیں یا بیچتے ہیں - خدا کے فضل سے اب الکشنس کا زمانہ آیا ہے - جب الکشنس آتے ہیں تو اون کے اخراجات کے لئے جھاڑ ہی سہی فروخت کرتے ہیں - اب زمانہ ایسا آیا ہے کہ دور رس نتائج کو نظر انداز کرکے فوری ضروریات کی تکمیل کیجاتی ہے - لوگ اسکو بھی سمجھداری کی بات کہتے ہیں لیکن اس سے ملک کا نقصان ہوتا ہے - خود ان کا بھی نقصان ہوتا ہے - لیکن فوری ضرورت کی تکھیل کے لئے وہ ایسا کرنے پر مجبور ہوتے ہیں - جیسا کہ اس قانون کی وجوہ و فحوائے میں بتایا گیا ہے اس سے بارش کم ہوتی ہے نیز اروژن (Erosion) ہوتا ہے - ان وجوہات کی بناء پر ملک کو نقصان پہنچتا ہے اس لئے قانون بنا کر ایسے نا عاقبت اندیشانہ افعال سے روکنے کی ضرورت ہوتی ہے - اس سے پہلے ایسا قانون بنانے کی ضرورت نہیں ہوئی - لیکن اب پولیس ایکشن کے بعد سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ جھاڑ بڑی تعداد میں کاٹے جارہے ہیں اور اگر یہی حالت رہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اسلی کے جھاڑوں کا نام و نشان ہمارے ملک سے مٹ جائیگا - لیکن پھل نہ آئے یا درخت بیکار ہو جائیں تو انہیں کاٹا جا سکتا ہے - یہ حقوق اس میں بہر حال موجود ہیں اس میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے اس وجہ سے میں اپیل کرتا ہوں کہ ہاؤز اس کو منظور کرے -

شری بھجنگ راؤ - گلمہوہ کے درخت کی کیا قیمت ہوگی - جیسا کہ آپ فرمارہے ہیں کیا اس کی قیمت ۲۰ روپئے ہوگی یا کچھ اور - کیونکہ سیندھی کے لئے تو نمبر ڈالتے ہیں لیکن گلمہوہ کے لئے نہیں ڈالتے تو پھر آپ کیا طریقہ اختیار کر رہے ہیں -

شری کے - وی - رنگا ریڈی - مجھ سے غلطی ہوئی - پہلے ہی آپ یہ اعتراض کئے تھے اس کا جواب نہیں دیا گیا - نمبر ڈالکر سیندھی تراشتے ہیں تو ایک چوتھائی حصہ مالک کو دیا جاتا ہے - یہاں بھی سرکار کے سوائے گلمہوہ کوئی نہیں خرید تا - سنہ ۱۳۱۶ فصلی سے ایسا ہی طریقہ ہے - گلمہوہ کے لئے بھی یہی ہے کہ $\frac{1}{4}$ حصہ مالک کو دیا جائے - لیکن اس کا تعین روپیوں میں نہیں ہوتا بلکہ کھنڈیوں میں ہوتا ہے - مستاجر ۱۰۰ کھنڈی لیتا ہے تو ۲۰ کھنڈی مالک کو دینا ضروری ہوتا ہے - اس میں حساب لگانے کی ضرورت نہیں تعین خود بخود ہوتا ہے - قانون میں یہ الفاظ ہیں کہ

"... حکومت کے مجاز کردہ شخص کے سوائے کسی اور شخص کو ایسا گلمہوہ فروخت نہ کر سکے گا - اگر پٹہ دار ایسا گلمہوہ شخص مجاز کو فروخت کرے تو اوس سے ۲۵ فیصد سے زیادہ قیمت عائد نہ کر سکے گا جو اوس شخص کو قواعد و احکام نافذہ کے مطابق سپلائی گلمہوہ کے بابتہ سرکار سے ادا شدنی ہو"۔ ان احکام کے تحت سرکار نے فی کھنڈی جو قیمت مقرر کی ہے اس کے لحاظ سے ۲۰ فیصدی مالک کو دیتے ہیں - اسطرح برگ و ثمر وغیرہ کے حقوق تلف نہیں کئے گئے - اگر فروخت کرتا ہے تو یہ قیمت اوسکو ملے گی - وہ گڑ بنا سکتا ہے - کھاد بنا سکتا ہے لیکن شراب نہیں بنا سکتا - اس لحاظ سے ان کے حقوق میں دست اندازی نہیں کی گئی ہے -

شری بھجنگ راؤ ۔ میں یہ سوال پوچھنا چاھتا ھوں کہ ھمارے ضلع میں یہ رواج ھے کہ وھاں گلمھوہ جمع نہیں کیا جاتا بلکہ منجانب سرکار پورے ضلع کا دو چار ہزار میں ھراج ھوتا ھے ۔ ایسی صورت میں مالک کو جو فائدہ ملنا کہا گیا ھے وہ نہیں مل سکتا ۔ اس کے متعلق آنریبل منسٹر صاحب وضاحت کریں ۔

شری کے ۔ وی ۔ رنگا ریڈی ۔ میں سمجھتا ھوں کہ میں نے بہت صاف الفاظ میں کہا ھے جسکے بعد یہ سوال پیدا نہ ھونا چاھئیے تھا ۔ میں نے یہ کہا ھے کہ جہاں کہیں سرکار ضلع یا تعلقہ ھراج کرتی ھے وہ روپیوں میں نہیں کرتی بلکہ اس کا طریقہ یہ ھے کہ فی کھنڈی کے حساب سے ھراج کرتے ھیں ۔ اگر کوئی شخص کہے کہ میں تین ہزار کھنڈی دیتا ھوں تو اسی شخص کو دیجاتی ھے جو گلمھوہ کی مقدار بڑھاتا اور قیمت کم کرتا ھے ۔ اسی کے نام یہ ھراج ختم کیا جاتا ھے ۔ اسطرح ھراج ھونے کے بعد میں نہیں سمجھتا کہ پٹہ دار کے لئے کیا دقت رھتی ھے ۔ اپنے علاقہ میں جہاں گلمھوہ ھراج ھوتا ھے اس کی قیمت کے تناسب سے ۱/۴ قیمت لے سکتے ھیں ۔ اسمیں ضلع تعلقہ اور موضع کا سوال پیدا نہیں ھوتا ۔

شری عبدالرحمن ۔ پٹہ دار یا قابض اراضی کے ......

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ میں سمجھتا ھوں کہ کافی جوابات دئے جا چکے ھیں ۔

شری عبدالرحمن ۔ پٹہ دار اور مالک کے کیا حصص ھونگے ؟ ۲۵ فیصد کا حکم دیا گیا ھے لیکن کوئی شخص برائے نام پٹہ دار رھتا ھے اور جس زمین میں جھاڑ رھتے ھیں وھاں کوئی اور شخص قابض رھتا ھے ایسی صورت میں کیا ھوگا اوسکی وضاحت نہیں ھوئی ۔

شری کے ۔ وی رنگا ریڈی ۔ میں یہ سمجھتا تھا کہ ھمارے معزز ممبران کے سوالات قانون کی عدم واقفیت پر مبنی ھوتے ھیں لیکن میں دیکھ رھا ھوں کہ وہ غلط فہمی پر مبنی ھوتے ھیں ۔ ٹیننسی ایکٹ میں یہ ھے کہ اگر خود رو درخت ھیں تو ۳/۴ قولدار دار کو اور ۱/۴ مالک کو ملیگا اگر وہ درخت پٹہ دار کے لگائے ھوئے ھیں تو کامل پٹہ دار کو ملیگا ۔ آپ ٹیننسی ایکٹ کے سوالات کیوں کررھے ۔ھیں ٹیننسی ایکٹ کے بارے میں ترمیم آئے تو یہ پوچھا جا سکتا ھے کہ پٹہ دار کو کیا ملیگا اور مالک کو کیا ملیگا ۔ خودرو درخت ھوں تو کسکو کتنا حصہ ملے گا اور نصب شدہ درخت ھوں تو کتنا حصہ ملے گا ۔

شری بھجنگ راؤ ۔ میں یہ پوچھنا چاھتا ھوں کہ ....

Mr. Deputy Speaker: Order, order. No more questions please. The hon. Member has already asked many questions.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

" That L. A. Bill No. VIII of 1954, the Hyderabad Land Revenue (Amendment) Bill, 1954, be read a first time. "

The motion was adopted.

شری یل - ین ریڈی - اسپیکر سر - اس بل کی سکنڈ ریڈنگ ابھی نہ لی جائے - اس لئے کہ ہم اب تک بجٹ سشن میں مصروف تھے اور اس بل کی اسٹڈی (Study) نہ کرسکے - ہم اس بل پر امنڈمنٹس دینا چاہتے ہیں - اس کے لئے عجلت کی جائے - یہ بل دو دفعات ہی کا ہے - ہم اس کو کسی ایک گھنٹہ میں ختم کرسکتے ہیں - اس لئے ہمیں امنڈمنٹس پیش کرنے کا موقع دیا جائے -

منسٹر فار ایجوکیشن اینڈ لوکل سلف گورنمنٹ (شری گوپال راؤ اکبوٹے) امنڈمنٹس کے لئے تو وقت مقرر کیا گیا تھا -

مسٹر اسپیکر - لیکن آنریبل ممبر کا اعتراض یہ ہے کہ بجٹ کی مصروفیت کی وجہ سے امنڈمنٹس پیش نہ کرسکے -

شری گوپال راؤ اکبوٹے - اس سشن کے اب صرف چار دن ہی باقی رهگئے ہیں اور کئی بلز منظور ہونے ہیں - اگر اس میں اڈجسٹ کرسکتے ہیں تو کوئی عذر نہیں ہے -

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - میں سمجھتا ہوں کہ ایک دن کا موقع امنڈمنٹس کے لئے دیا جاسکتا ہے - اس بل پر سنیچر کو ۱۲ بجے تک امنڈ منٹس پیش کئے جاسکتے ہیں - اور یہ بل ۵ تاریخ کو لیا جائیگا -

L. A. Bill No. VII of 1954, the Hyderabad Village Panchayat (Amendment) Bill, 1954

Shri Gopal Rao Ekbote : Sir, I beg to move.

" That L. A. Bill No. VII of 1954, the Hyderabad Village Panchayat (Amendment) Bill, be read a first time. "

Mr. Deputy Speaker : Motion moved.

شری گوپال راؤ اکبوٹے - یہ ایک مختصر سا بل ہے جس کے ذریعہ سے حیدرآباد ولیج پنچایت ایکٹ ۱۹۵۱ ع میں ایک ترمیم کی جارہی ہے - اس ایکٹ کی دفعہ ۳۰ کے لحاظ سے مینیمم ٹیکس ۴ آنے اور میکزیمم ۵ روپئے ہے جو بلڈنگس پر وصول کیا

جاسکتا ھے - میگزیمم لمٹ ۵ روپیئے ہونے کی وجہ سے ایسے مکانات جنکا ویالویشن (Valuation)زیادہ ہو ان پر ولیج پنچایتیں ۵ روپیئے سے زیادہ ٹیکس عائد نہیں کرسکتیں - جس کی وجہ سے بہت زیادہ ویا لویشن کےمکانات بھی اس کا ناجائز فائدہ حاصل کررہے ہیں - اس لئے میگزیمم لمٹ ۲۰ روپیئے مقرر کی جارہی ھے - میں سمجھتا ہوں کہ اس سے کسی کو اختلاف نہونا چاہیئے کیونکہ مینیمم ہم آنے کی لمٹ نکالدی گئی ھے اس کا اثر کسی غریب پر نہیں پڑتا - البتہ ۵ روپیئے کو بڑھانے کی گنجائش نہیں تھی - اب اس کو ۵ گنا بڑھا کر ۲۰ روپیئے کیا گیا ھے - تا کہ جو بہت زیادہ مالیت کے مکانات ہوتے ہیں ان سے واجبی ٹیکس وصول کیا جاسکے - اس لئے یہ ترمیم پیش کی گئی ھے -

شری بی - ڈی - دیشمکھ - مسٹر اسپیکر سر - باوجود اس کے کہ یہ بل " نہایت معمولی " بیان کیا گیا ھے یہاں اس بل کے ذریعہ حکومت کی ٹیکزیشن پالیسی (Taxation policy) ظاہر ہورہی ھے - میں اس بارے میں ھاوس کے سامنے اپنے چند خیالات رکھتا ہوں - مجھے حیرت ہوئی جب آنریبل موور آف دی بل نے دبی آواز میں یہ کہدیا کہ یہ بہت معمولی بل ھے حالانکہ اس بل کے لحاظ سے میگزیمم ٹیکس میں بھی ۵ گنا اضافہ کیا جانے والا ھے - اس گنجائش میں اضافہ کی وجہ سے پنچایت کمیٹیاں ہر مکان پر ٹیکس اضافہ کرسکتی ہیں - اور جس مکان پر ٹیکس ۵ روپیے ھے وہ ممکن ھے کہ ۲۰ روپیئے کردیا جائے - اس میں شک نہیں کہ اس طرح ولیج پنچایت کی آمدنی میں تو اضافہ ہو جاتا ھے اور پنچایت کے کاروبار میں سہولت ہو جاتی ھے لیکن عوام پر اس کی وجہ سے ۴۰۰ فیصد ٹیکس کا اضافہ ہورہا ھے میں آنریبل موور آف دی بل سے اس کا جواز دریافت کرنا چاہتا ہوں - چھوٹے چھوٹے مکانات پر بھی ٹیکس اضافہ کردیا جائیگا - یہ بہت بھاری اضافہ ھے - ہوسکتا ھے کہ ولیج میں دوچار مالدار آدمیوں کے بلڈنگس ہوں مگر انکی وجہ سے کہیں ٹیکس کی شرح میں ۴۰۰ اضافہ نہو جائے - اس سے متوسط اور غریب عوام بھی متاثر ہوسکتے ہیں - اور ان سے ہم آنے کی بجائے دو روپئے کا مطالبہ بھی کیا جاسکتا ھے - اس کے علاوہ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لئے ولیج پنچایتوں سے بھی بہت شدت کےساتھ مانگ نہیں آئی ھے - ایسی صورت میں یہ نامناسب ھے - اس سے گرام پنچایتوں میں کافی تشویش پیدا ہونے کا امکان ھے -

شری گوپال راؤ اکبوٹے - مجھے صرف تعجب ہی نہیں بلکہ افسوس بھی ہوتا ھے کہ اتنے مناسب بل پر جو زیادہ انکم رکھنے والوں پر ٹیکس سے متعلق ھے ایسے لوگ جو ترقی پسند خیالات رکھنے والے سمجھے جاتے ہیں یا اپنے آپ کو ایسا بتاتے ہیں اس بل کی مخالفت کر رہے ہیں - اگر وہ سکشن ۳۰ الف پڑھنے کی زحمت گوارا کرتے تو انہیں معلوم ہوتا کہ مکان کی کیپیٹل ویالیو پر ایک خاص شرح سے ٹیکس

مقرر ھوتا ھے - موجودہ دفعہ میں منیمم ٹیکس ۳ آنے اور میگزیمم ۵ روپئے ھے - اس کی وجہ سے اگر کوئی عمارت ۱۰ لاکھ کی ھو تو اس پر بھی ۵ روپئے ٹیکس عائد ھوتا ھے ایک لاکھ کی ھو بھی تو وھی ۵ روپے اور ۴۰ ھزار کی ھو بھی تو وھی ۵ روپے - اس طرح اس میں کوئی تناسب نہیں رھتا چنانچہ اس کے بارے میں کئی گرام پنچایتوں سے مطالبہ کیا گیا کہ موجودہ ٹکزیشن کے طریقے میں جو سیلنگ مقرر کی گئی ھے اس کو لیول پر لایا جائے اور جو لوگ زیادہ ٹیکس ادا کرسکتے ھیں ان سے زیادہ ٹیکس وصول کرنے کی گنجائش رکھی جائے اور بلڈنگ کی کیپیٹل ویالیو کے لحاظ سے ٹیکس مقرر کرنے کی گنجائش ھونی چاھئے -اس پر توجہ نہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں - مجھے حیرت ھے کہ آنریبل ممبرس اب تک جس طبقے کی مخالفت کرتے تھے یا جس طبقے کی وکالت نہ کرتے تھے آج ان کی تائید کررھے ھیں - گذشتہ ھفتہ جب یہاں لوکل گورنمنٹ کے مطالبات زیر بحث تھے اس وقت گرام پنچایتوں کے تعلق سے بہت ھی ھمدردی کا اظہار کیا گیا - اور یہ کہا گیا کہ حکومت گرام پنچایتوں کی راہ میں روڑے اٹکا رھی ھے - میں نے کہا تھا کہ اس میں صرف پولیٹیکل کنسیڈریشن ھے روڑے نہیں اٹکائے جارھے ھیں - میں نے یہ بتایا تھا کہ ولیج پنچایتیں فینانسس کے لحاظ سے خود مکتفی نہیں ھوئی ھیں اور انہیں خود مکتفی بنانا ھے - اور اس کے بغیر یہ بڈراک (Bed Rock) مضبوط ھونے والا نہیں ھے - اس کی بہترین مثال ایوان میں اس بل کے ذریعہ ٹیکس کی پالیسی کی صورت میں دی جارھی ھے اس کی مخالفت ایوان کے سوکالڈ ترقی پسند لوگ کر رھے ھیں - ایک مناسب چیز ایوان کے سامنے پیش کی گئی ھے یہاں یہ کہا جارھا ھے کہ اس سے غریبوں کا فائدہ ھونے والا نہیں ھے - ظاھر ھے کہ یہ ٹیکس حاصل کر کے غریبوں پر ھی صرف کرینگے - اوپر کے گروپ کو لیول کرنیکے لئے یہ بل لایا گیا ھے میں نہیں سمجھتا کہ اپوزیشن کے دوسرے لوگ اس ترمیم کی مخالفت کریں گے - اس لئے میں کہوں گا کہ متفقہ طور پر اس قانون کو منظور کیا جائے -

شری بی - ڈی - دیشمکھ - میں آنریبل موور آف دی بل سے پوچھنا چاھتا ھوں کہ کیا متوسط طبقے پر بھی ۵۰۰ فیصد اضافہ نہیں ھوگا -

شری گوپال راؤ اکبوٹے - دس ھزار یا جو بھی لمٹ ھو اس سے اوپر کے مکانات پر پروپورشنیٹلی (Proportionately) اضافہ ھوگا اور زیادہ مالیت کے مکانات پر اس کا اثر پڑیگا - اس کے لئے آنریبل ممبر کو زیادہ افسوس نہ ھونا چاھئے -

شری بی - ڈی - دیشمکھ - میں آنریبل منسٹر کو ان کی ترقی پسندی پر مبارکباد دیتا ھوں - لیکن ان سے یہ پوچھنا چاھتا ھوں کہ ۵۰ فیصد معاوضہ دینے کے بارے میں جو پروپوزل ھے اس پر وہ کیوں نہیں سوچتے -

Mr. Deputy Speaker : That is altogether a differet question.

The question is :

" That L. A. Bill No. VII of 1954, the Hyderabad Village Panchayat (Amendment) Bill, 1954, be read a first time."

The motion was adopted.

Shri Gopal Rao Ekbote : Sir, I , beg to move:

" That L. A. Bill No. VII of 1954, the Hyderabad Village Panchayat (Amendment) Bill, 1954, be read a second time."

Mr. Deputy Speaker : The question is :

" That L. A. Bill No. VII of 1954, the Hyderabad Village Panchayat (Amendment) Bill, 1954, be read a second time. "

The motion was adopted.

Mr. Deputy Speaker : There are no amendments to this Bill. So, I shall put the clauses to vote.

The question is :

" That clause 2 stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clasue 2 was added to the Bill.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

" That short title, commencement and preamble stand part of the Bill ".

The motion was adopted.

Short title, commencement and preamble were added to the Bill.

Shri Gopal Rao Ekbote : Sir, I beg to move:

"That L. A. Bill No. VII of 1954, the Hyderabad Village Panchayat (Amendment) Bill, 1954, be read a third time and passed."

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That L. A. Bill No. VII of 1954, the Hyderabad Village Panchayat (Amendment) Bill, 1954, be read a third time and passed."

The motion was adopted.

L.A. Bill No. IX of 1954, the Hyderabad Nurses, Midwives and Health Visitors Registration (Amendment) Bill, 1954.

The Minister for Public Health, Medical and Rural Reconstruction (Sri Mehdi Nawaz Jung) : I beg to move :

"That L. A. Bill No. IX of 1954, the Hyderabad Nurses, Midwives and Health Visitors Registration (Amendment) Bill, 1954, be read a first time."

Mr. Deputy Speaker : Motion moved.

شری مہدی نواز جنگ ۔ قانون میں یہ جو ترمیم پیش کی گئی ہے وہ برائے نام ہے ۔ کیوں کہ انسپکٹر جنرل مڈیکل ڈپارٹمنٹ کی جو خدمت تھی وہ برخاست کردی گئی ہے ۔ اس کی جگہ دو خدمتیں ڈائرکٹر مڈیکل اینڈ ہلتھ سرویسز اور ایڈیشنل ڈائرکٹر مڈیکل اینڈ ہلتھ سرویسز قائم کئے گئے ہیں ۔ اب یہ ترمیم پیش کی جا رہی ہے کہ بجائے ان کے یہ تین نام اس میں شامل کئے جائیں یعنی ڈائرکٹر مڈیکل اینڈ ہلتھ سرویسس ۔ اڈیشنل ڈائرکٹر مڈیکل اینڈ ہلتھ سرویسز ۔ اور آفیسر انچارج عثمانیہ جنرل ہاسپٹل شریک کئے جائیں۔ اس ترمیم کی منظوری اس لئے ضروری ہے کہ اس کے بغیر یہ قانون عمل میں نہیں لایا جاسکتا ۔ اس لئے یہ قابل منظوری ہے ۔

شری سی ۔ ایچ ۔ وینکٹ رام راؤ ۔ اس بل پر کسی غیر معمولی تقریر کی ضرورت تو نہیں ہے کیونکہ اس کو قبول کرنے میں کوئی اعتراض بھی نہیں ہوسکتا ۔ لیکن میں دو تین سجیشنس آنریبل منسٹر صاحب کو اس موقع پر دینا چاہتا ہوں ۔ کیونکہ یہ نرسس کے رجسٹریشن کے بابت ہے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - بل کی نوعیت کے لحاظ سے تقریر کیجئیے - آوٹ آف دی بل (Out of the Bill) نہ جائیے -

شری سی - ایچ - وینکٹ رام راؤ - چونکہ نرسس کا تعلق دواخانوں سے ہے - ایک سے زائد مرتبہ منسٹر صاحب کی توجہ اس جانب مبذول کروائی گئی ہے کہ نرسس کا رویہ ھومینیٹیرین (Humanitarian) ھونا چاھئیے - انہیں سیوا کے نقطہ نظر سے اس پیشہ میں آنا چاھئیے - نرسس کیلئے جو بھی ٹیکنیکل کورس ہے وہ تو رھیگا لیکن اس میں انسانی سیوا کا جذبہ پیدا کرنے کی تعلیم کو بھی شریک کیا جانا چاھئیے -

مجھے دواخانوں کے رولس کے سلسلے میں بھی یہ کہنا ہے - اس سے قبل بھی زویٹرس اڈوائیزری کمیٹی کے رولس کی جانب منسٹر صاحب کی توجہ ایک سے زائد مرتبہ مبذول کرائی گئی ہے- گو یہ مسئلہ یہاں ڈائرکٹ تو نہیں آتا انڈائرکٹ طور پر آتا ہے لیکن اس پر توجہ کی جانی چاھئیے کیونکہ وہ رولس بالکل ان ڈیموکریٹک (Undemocratic) ھیں - میں سمجھتا ھوں کہ موجودہ رولس منسٹر صاحب وقت کے چارج لینے سے پہلے کے نافذ کردہ ھیں - وہ اتنے ان ڈیموکریٹک ھیں کہ جب تک کوئی دو ممبر اڈوائیزری کمیٹی کے ملکر کسی تحریک پر دستخط نہ کریں تو کوئی ریپریزنٹیشن (Representation) نہیں لاسکتے - جب کوئی ریپریزنٹیشن آئے تو کمیٹی اپنی طرف سے ڈائرکٹر کے پاس پیش کرتی ہے - ھم پورے رولس میں اس قسم کے ان ڈیموکریٹک کئی باتیں پاتے ھیں - یہ رولس جس وقت بنے ھیں دوسرے منسٹر صاحب تھے - میں کہونگا کہ ان رولس میں پرانے تصورات کی جھلک اب بھی ویسی ھی ہے اس لئے موجودہ منسٹر صاحب سے میں استدعا کرونگا کہ وہ عوامی نقطہ نظر اور عوامی پوائینٹ آف ویو (Point of view) کو اس میں زیادہ سے زیادہ لانے کی کوشش کریں اور ان رولس پر غور مکرر کریں تاکہ رولس میں جو ان ڈیموکریٹک چیزیں ھیں وہ دور ھوجائیں - اس امید پر میں اپنی تقریر ختم کرتا ھوں کہ ان امور کی جانب منسٹر صاحب توجہ کریں گے -

شری مہدی نوازجنگ - مسٹر اسپیکر سر - خود آنریبل ممبر فارکریم نگر نے اس امر کا اعتراف کر لیا ہے کہ انہوں نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے وہ موجودہ ترمیمات سے غیر متعلق ھیں - تاھم اصولی طور پر انہوں نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے وہ ایسے ھیں جن کی قدر کرنا ضروری ہے - جہاں تک اس ترمیم کا تعلق ہے سب جانتے ھیں کہ یہ ایک برائے نام ترمیم ہے -

اب رھا یہ امر کہ خدمت خلق کا جذبہ کس طرح لوگوں میں پیدا کیا جائے تو اس کے متعلق میرا خیال یہ ہے کہ یہ جذبہ گھر سے حاصل ھوا کرتا ہے - اور ایسے

جذبات کو بیدا کرنے کے لئے گھر ھی سے ٹریننگ ملنی چاھئے - نرسس کی ٹریننگ میں تو صرف مرھم پٹی اور تیمار داری کے طریقوں کی تعلیم دیجاتی ھے - اس کے ساتھ ساتھ اخلاقیات کی تعلیم بھی مقررہ نصاب کے ساتھ ساتھ دیجائے یہ مشکل ھے - البتہ جس طرح ڈاکٹروں کو ھپاکرٹس اوتھ (Hippocratin oath) دیا جاتا ھے اوسی طرح نرسس کو بھی اوتھ دیا جائیگا - اس سے قطع نظر اگر دیکھا جائے تو میں کہونگا کہ ھمارے نرسس کی اخلاقی حالت اچھی ھے - وہ یہاں کے اخلاقی معیار کے لحاظ سے عمل کرتی ھیں - ڈاکٹروں اور نرسس کا کام ایسا ھے کہ ان کے اخلاق بہتر ھونا ضروری ھے تاکہ وہ کسی مہذب ملک کے معیار کے مطابق ھوں - ھمارا ملک اب آزاد ھو گیا ھے - میں سمجھتا ھوں کہ دن بدن کمزوریاں کم ھوتی جائینگی - اخباروں میں جو شکایتیں کی جاتی ھیں اکثر بے بنیاد اور مبالغہ آمیز ھوتی ھیں - میں نے اس کے متعلق چیالنج کیا ھے - میں نے اخبار والوں سے کہا ھے کہ کوئی خبر وہ اوس وقت تک شائع نہ کریں جب تک کہ خود آکر اوس کی تصدیق نہ کرلیں - وہ خود جاکر معائینہ کرسکتے ھیں - ذمہ دار آفیسرس سے واقعات دریافت کرسکتے ھیں اس کے بعد اگر کوئی چیز قابل اعتراض پائیں تو اسکی اصلاح کی کوشش کی جاسکتی ھے - ارباب مقتدر اصلاح کی جانب متوجہ نہ ھوں تو ایسی صورت میں اخبارات کے ذریعہ توجہ دلائی جاسکتی ھے لیکن ان تمام مراحل کو طے کئے بغیر بے بنیاد واقعات کا اخبارات میں چھپ جانا کوئی مناسب بات نہیں ھے -

نرسس کی ھمیں شدید ضرورت ھے مگر نرسس ملتی نہیں ھیں - اسوقت (۵۰) نرسس کی جائیدادیں تقرر طلب ھیں لیکن کوئی نہیں آرھی ھے - میں شکرگزار ھونگا اگر اس ایوان کے آنریبل ممبرس ایک ایک نرس یا مڈوائف (Midwife) تقرر کیلئے روانہ کریں - یہی نہیں بلکہ نرسس کے آٹھ اسکالرشپ (Scholarship) ھیں لیکن کوئی لینے کیلئے آمادہ نہیں ھے -

ھاسپٹل ، وزیٹرس (Hospital visitors) کے بارے میں نئی پالیسی یہ ھے کہ نمائندگی اداروں کو دیجائے - چنانچہ نیلوفر ھاسپٹل کے تعلق سے بھی اداروں کے ریپریزنٹیٹیوز (Representatives) لئے گئے ھیں - میں سمجھتا ھوں کہ جو سوالات کئے گئے تھے اونکی حد تک میرا جواب تشفی بخش ثابت ھوگا - میں ایوان سے خواھش کرونگا کہ اس امنڈ نگ بل (Amending Bill) کو منظور کیا جائے -

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That L. A. Bill No. IX of 1954, the Hyderabad Nurses, Midwives and Health Visitors Registration (Amendment) Bill, 1954, be read for a first time".

The Motion was adopted

L. A. Bill No. IX of 1954, the Hyderabad Nurses, Registration Midwives and Health Visitors (Amendment) Bill, 1954

Shri Mehdi Nawaz Jung: I beg to move:

"That L. A. Bill No. IX of 1954, the Hyderabad Nurses, Midwies and Health Visitors Registration (Amendment) Bill, 1954, be read a second time."

Mr. Deputy Speaker: The question is:

"That L. A. Bill No. IX of 1954, the Hyderabad Nurses, Midwives and Helalth Visitors Registration (Amendment) Bill, 1954, be read a second time."

The motion was adopted.

Clause 2.

Mr. Deputy Speaker: The question is:

"That clause 2 stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clause 2 was added to the Bill

Mr. Deputy Speaker: The question is:

"That short title, commencement and preamble stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Short title, commencement and preamble were added to the Bill.

Shri Mehdi Nawaz Jung: I beg to move:

"That L. A. Bill No. IX of 1954, the Hyderabad Nurses, Midwives and Health Visitors Registration (Amendment) Bill, 1954, be read a third time and passed."

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That L. A. Bill No. IX of 1954, the Hyderabad Nurses, Midviews and Health visitors Regisration (Amendment) Bill, 1954, be read a third time and passed."

The motion was adpted.

Business of the House

Mr. Deputy Speaker : Let us take up Agricultural Debts Relief Bill.

شری سی - ایچ وینکٹ رام راؤ - همکو ترجمه نہیں ملا ہے - ترجمه وصول ہونے کے بعد اس ایٹم کو رکھا جائے تو بہتر ہوگا -

شری گوپال راؤ اکبوٹے - اسکے متعلق سلکٹ کمیٹی سے رپورٹ آئی ہے - سلکٹ کمیٹی میں جانے سے قبل اسکی جو صورت تھی اوسکے ترجمے موجود ہیں - اور سلکٹ کمیٹی میں جس حد تک ترمیمات ہوئی ہیں اوسکا ترجمه اگر چاہا جاتا ہے تو دیدیاجائے گا

شری سی - ایچ وینکٹ رام راؤ - لیکن بل جس حالت میں اس وقت پیش ہورہا ہے اوسکا ترجمه همیں ملنا چاهئے -

شری گوپال راؤ اکبوٹے - یونہ نیمس رپورٹ (Unanimous report) سلکٹ کمیٹی سے آئی ہے - میں سمجھتا ہوں که اسکے بعد ترجمے کی ضرورت نہیں ہے -

شری کے - وینکٹ رام راؤ - جس حالت میں اسوقت بل هاؤز کے سامنے پیش ہے اوسکے ترجمے کی همیں ضرورت ہے -

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - میں اسکی اهمیت نه سمجھ سکا - منسٹر صاحب صاف طور پر کہه رہے ہیں که جس حالت میں بل سلکٹ کمیٹی کے سپرد کیا گیا ہے اوسکے ترجمے دیئے گئے ہیں - جو آنریبل ممبرس کے پاس موجود ہیں - اب رها سلکٹ کمیٹی میں جو ترمیمات ہوئی ہیں اوس حد تک منسٹر صاحب کہه رہے ہیں که اگر آنریبل ممبرس ترمیمات کا ترجمه چاہتے ہیں تو وہ دیا جائیگا - اسکے بعد میں نہیں سمجھتا که اس میں کوئی اهمیت ہے -

شری کے - ایل - نرسمها راؤ - جو ترمیمات سلکٹ کمیٹی میں کی گئی ہیں انکے ترجمے چیدہ چیدہ حالت میں دیں تو کوئی فائیدہ نہیں ہے کیونکه اسطرح فالو کرنا مشکل ہے - یه زیادہ انٹیلیجیبل (Intelligable) نہیں ہوگا -

شری گوپال راؤ اکبوٹے - هم اسکو انٹیلیجیبل بنائینگے -

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - ترجمه کب تک فراهم کیا جائیگا -

شری گوپال راؤ اکبوٹے - ۷ یا ۸ تاریخ تک ترجمه دیا جائیگا -

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - جس روز ترجمہ فراہم کیا جائے اوسکے دوسرے دن امنڈمنٹس دئے جاسکتے ہیں - اگر ترجمہ ۷ تاریخ کو فراہم کیا جائے تو ۸ - تاریخ کو بارہ بجے تک امنڈمنٹس دئے جاسکتے ہیں -

چونکہ ایجنڈے پر اب کوئی دوسرا ایٹم نہیں ہے اسلئے ہاؤز اڈجورن(Adjourn) ہوتا ہے -

The House then adjourned till Half Past two of the Clock on Monday, the 5th April 1954.
